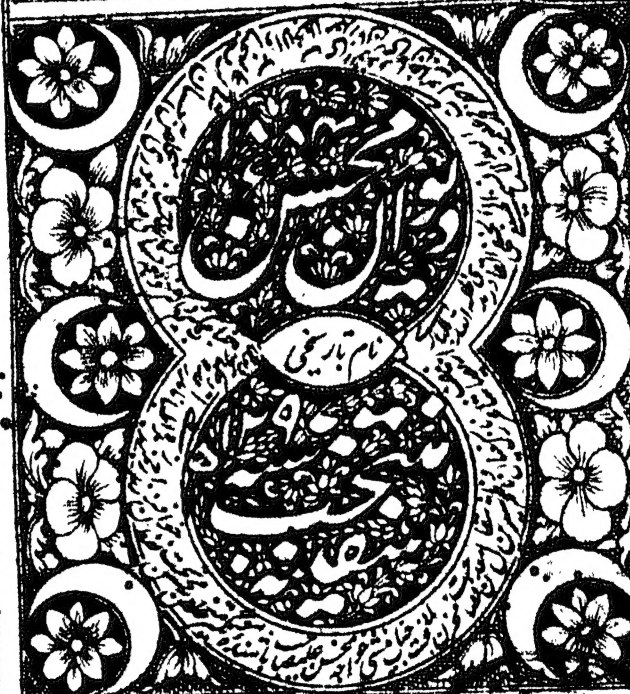
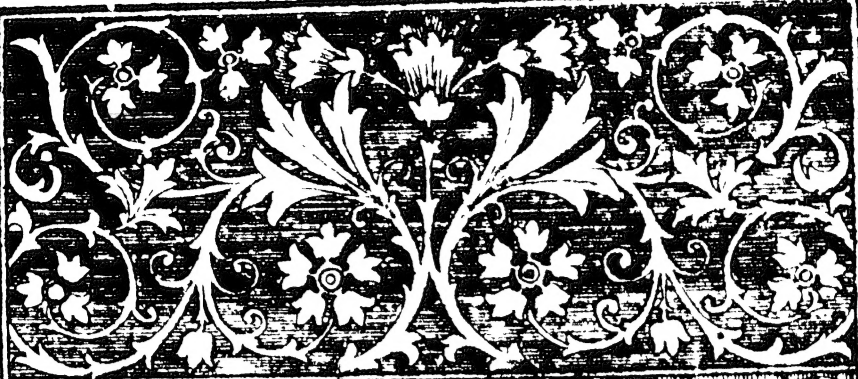


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله



مطبعة الكائنات
طبع في دار الكتب
بمكة المكرمة



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح عالیجناب تنغنی الااقاب گردون سبیر خورشید نظیر مرغ شکست شتری
صولت عطار و خدمت شرم قبلہ عظم کعبہ مکرم حضرت مولانا مرشد نامولوی ابو محمد علیہ الغفران

ماورائی پانی مہر شہ و قمر لونی کلک طوطا کہ غلغلہ ولتہ و جنت

صبح دم کل جو نہ نیند کا ہنہ پر فلہا
و نہ تھا دیکھتا کیا ہون کہ سر ہائے میر سے
روخ ہر دہ رخ کہ کر سے مہر قیامت کو نخل
بسکہ حیران رہی صورت آئینہ ندام
شعلہ شمع صباحت تھی وہ روشن بینی
ہم کا کل نے کیا صید دل عالم کو
دیکھ کر باغ بین اوس شک چمن کی آنکھیں
ابر و دن کی ہو عجب شان کہ سبحان شد
ابر و دہ تیغ کہ کہتے ہیں جسے تیغ اجل
لب جان بخش دے جان سے جان اپنی
لب اعلیٰ ہے سو بیرنگ عقیقی یمنی
پانی پانی ہر زبں شرم سے دیرامین گہر

دیر تک بستر راحت پہ پڑا سوتا تھا
ایستادہ ہی جوان ایک حسین و زیبا
قد ہی وہ قد کہ قیامت کرے جھک کر خرا
دیکھ لے ماہ جواو رس رشک قمر کا تھا
آتش حسن سے تھا صاف بھگو کا چہرا
بچ ہے اوسکے کہی کوئی نہ باہر نکلا
قوت گریہ سے ہوا دیدہ نرگس اندھا
قوس گردون پر تصدق تو ہلال نیلہ فدا
مژدہ وہ تیر جسے سہتے ہیں سب تیر رضا
اور دل خضر خط سبز پہ ہو جائے فدا
دروندان سے جو بے آب ہو در یکتا
دیکھ لیوے کجی گویا ہر دندان کی مصفا

صدق بحر لطافت میں وہ گوشتیں مافی
 دہن تنگ کے اوصاف بیان ہوں کیونکر
 دہن تنگ پہ کیا کیا انوسے وہم دگمان
 دست الوہی ضیا پر ہو تصدق خوشید
 ہدیہ کر بختہ رنگین کو نخل ہو مرجان
 شمع کا فوری ہے یا گردن پر نور ہر یہ
 شلخ بلور کی تھی ساعدہ سین میں چمک
 سینہ صاف ہو یا آئینہ قدرت حق
 شکر صاف ہو یا موج دریا سے جمال
 ساق روشن کی صفت جہ سو رتم ہو نہ جی
 پائون ہ پائون اگر دیکھ لیں بکیرست زمین
 تن پر نور پہ تھا اسکے لباس پر زر
 یک بیک جہ شہ ہنس ہنس لگایون کہنے
 گو کہ اوصاف سخن سے ہو مکمل یہ کتاب
 تیرے استاد کے استاد جو ہیں ای حسن
 اون گئے اوصاف بھی ہو جائیں جو بحر آبر
 مدحت حضرت نساخ جو ہو جائے رتبہ
 کھل گئی آنکھ مری سن کے یہ باتیں نور
 اور لیا جلد قلم ماتھ میں اپنے میں فر

برگ گل سے کہیں میں نرم و ملائم وہ سوا
 جائے گنجائش تقریر نہیں ہے بہ خدا
 کہیں عفا کہیں غنیجہ کہیں نقطہ لکھا
 اور کف دست پہ ہر جلوہ متاب خدا
 پنچہ مہر نہ ہنہ پنچہ ہوا دل سے اصلا
 خود صفا جسک صفائی پہ بدل ہو شیدا
 دو لو باز دستے مگر قوت باز دی صفا
 شاہ حسن کا حسین نظر آیا جلو
 نات ہو درط دریا سے صباحت گویا
 شمع پروانہ سب سے دیکھ لے گرا دسکی ضیا
 سفر ازان جہان دین بہ تسلیم جھکا
 نہر سے تھا پائون تنگ نور کا پیا گویا
 ہو خوشی سب کو کہ دیوان ہوا بچھ ترا
 باقی اک نقص بہت سخت ہو اس میں جاشا
 نہیں اس نامہ رنگین میں کہیں انجی شنا
 پھر تو بے مثل ہو لاریب یہ دیوان تیرا
 رتبہ اس نظم کا ہو نظم ثریا سے سوا
 بستر خواب سے میں ششہ رو صفا
 دفعتاً مدح حضور ہی تہن یہ مطلع لکھا



مطلع ثانی در مدح خصوی

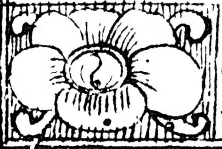


بحر مواج سخا ابر گھر بار عطف
 سرمہ چشم جلا غارہ رخسار و فدا

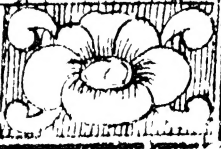
ایفلک ماہ ملک رتبہ مبارک سیما
 آفتاب بھلب تقد زمرہ برنج چشم

صاحب صدق و صفا جا کہ کسر انصاف
 لمعہ قبلہ پرستان ہو رخ پاک حضور
 و دوب جاے ہم حیرت میں کیوں ہر کمال
 آپ کی بحر طبیعت کے مقابل لاریب
 رشک کا تیرا بے قلب عطار و کونو کا
 دست مرتج میں ٹھہرنے گی نہ ہرگز شمشیر
 آپ کی عقل و فراست کی جو سن لے متعین
 پیشوا اہل سخن کے ہیں جہان میں حضرت
 آپ کی فکر منور کا جو چمکا خورشید
 نور خورشید کا گوشت چکا پرنگ مہتاب
 سایہ انگن ہو اگر آپ کا خورشید کرم
 گلشن خلق سے گر آپ کی پھر اسے نسیم
 حلم میں آپ ہیں گر کوہ تو رفعت میں فلک
 رخ کسر کو تہ خاک نہ است ہوگی
 مرغ سدرہ کے سیانی ہر دہان تک و شوا
 نجسے کیونکر ہوں بیان آپ کو اوصاف جیل
 اب دعا خالق عالم سے یہی ہوا اپنے
 جب تک دو دین میں چرخ یہ شمس و قمر
 باخ آفاق میں جب تک ہو خزان اور بہار
 ایش مقصد یہ برس جا سحاب رحمت
 رہن منصور و مظفر وہ جہان میں ہر دم

عالم و عارف باللہ و عقیل و دان
 کیوں نہ اس سمت کرین اہل عقیدت سجد
 دیکھ لے آپ کی گر طبع رسا کا دریا
 ایک قطرہ سو بھی کتر ہیں یہ ساتون پر
 وقت تحریر اگر آپ کا دیکھ خاما
 آپ کی سیف زبانی کا جو پھیلا شہرا
 شتری چرخہ دیوے سر تسلیم جہکا
 کیوں کہے آپکو عالم نہ امام الشعرا
 بنگیا چرخ یہ خورشید جہا تاب سہا
 رائے انور سو کرے وہ نہ اگر کسب ضیا
 سنگ ریزہ ہو بسہ کوہ یہ لعل جمرا
 ہر حسن و خار میں ہو بلور کی گل تر پیدا
 فیض میں ابر میں گر آپ سخا میں دریا
 عدل و نصفت کا اگر آپ کے شہ اپھیلا
 ہر بلند آپکا ایوان مراتب ایسا
 نطق کو تاب ہو اتنی نہ زبان کو یارا
 یعنی جب تک ہر زمین اور فلک کی ہو بنا
 جب تک ہو مہ و خورشید میں تنویر ضیا
 سیرے مدوح کا ہو گلشن اسید ہرا
 رہو سر سبز سدا نخل تمنا انکا
 دن پہ دن دن کی ترقی ہو مرتبہ ان شوا



ادن کے احباب رہیں شاد جہان میں ہر دم
 دن کے حصاد رہیں دہر میں پابند بلاء





بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلع دیوان ہر محسن رب اکبر کی ثنا مجھ سے کیونکر ہو بیان خلاق اکبر کی ثنا روز و شب لکھتا ہر خامہ وصف ہو بکر و عمر بعد وصف چار یار با صفا کے مصطفیٰ ام	حسن مطلع ہے شمع روز محشر کی ثنا ہو بھلا در ہے کتبہ جو رشید انور کی ثنا اور کہ تہا ہے رسم شہنائی دھندل کی ثنا کچھ تخریر ہر دم آل اطہر کی ثنا
---	--

جبتک گویا ہوا محسنی کمر منہ میں زبان ہر فرے در و زبان شبیر و شبیر کی تنہا	جبتک گویا ہوا محسنی کمر منہ میں زبان ہر فرے در و زبان شبیر و شبیر کی تنہا
--	--

لکھا ہر صفت جو ادس جو روش کر دی نگین کا جہان پر بے چارہ ہوا تری چشم غزالین کا تماشا کر رہا ہوں میں گل زخسار نگین کا بتا شائیکہ ہر یک جواب بحر پانی میں	لقب ہر گلشن جنت مرے بارے مضامین کا ہر یک شہرستان پر ہر عالم شہر تالین کا نہ کیونکر دامن نظارہ ہو دامانی گلچین کا پڑا سنایہ جو دیر میں ترے لبہ اسو شیرین کا
---	---

شہر مشک اذ فرستے بہ عطر ہو گیا عالم لکھا عقدہ جو مجھ میں پار کے گیسو شلین کا	شہر مشک اذ فرستے بہ عطر ہو گیا عالم لکھا عقدہ جو مجھ میں پار کے گیسو شلین کا
---	---

فراق یار میں بے طور ہو نقشہ مرے دل کا دلا بحر مجتہد ہو عجب دریا ہو بے پایاں اتنی عید قربان کی بہین حاصل نہادیت دل دیوانہ بخون دیکھا کسے تھ جائے گے	جسے منظور ہو دیکھتے ترا پناہ مرے بھل کا تا کہ ہوں لگتا نہ میں ہر جسکے ساحل کا گلے سے انہی مل جائے گلا شہر قاتل کا ہواست اور گیا پروا اگر سیلی کے حمل کا یہاں تک کہ تیرا تاج ہوں اسو قاصد کہ جسکے جان کا
---	---

کبھی بند قبا اسکا نہ لکھو لا تھ ہے اسے ہوا والا یکن عقدہ نہا ہر محسن مرے دل کا	کبھی بند قبا اسکا نہ لکھو لا تھ ہے اسے ہوا والا یکن عقدہ نہا ہر محسن مرے دل کا
---	---

جو ساتھ غیروں کو اد کو پتے پیا گشت شراب کیا
کیکو نالان کیکو حیران کیکو چشم تر آب کیا
بھٹکے جی پر اس میں خوشبو تر پیسنے کی اگر اکل
ڈرانہ آفات روز محشر سے جھکو ہر صفا عالم

دو نور سوز الم سے جلتی دل پنا مثل کب کی کیا
تمہاری آنکھوں کی گردشون کی جہان سار کیا
دو نور جھلتی سر ہڑھ کر شبنم سے نیو تپا گلاب کیا
شب بانی کا میں نے واعظ نازار سچ و سچ کیا

غضب ہر دانتوں کی ابر کی شان کو ہر مین صفائی
مقابلہ دنی صدق میں محسن گھر کو نجات سر آب کیا

ہلکارا کدن کردہ لالہ رو ہو جائیگا
سنبھل تم کی حقیقت نہ ہو مکمل جائیگی
تشنگی آب شہادت کی چونچھجائے گی
دیدہ تر سے مرے گرتو کر یگا سنا
طوق اس مری گردن میں پڑیگا پھول

ایسا سر سبز باغ آرزو ہو جائیگا
سامنا تجھے جز لطف شکو ہو جائیگا
ترجیب آب تیغ سو قاتل گلو ہو جائیگا
دیکھنا اسے ابر تر سے آبرو ہو جائیگا
طوق زردان جگہ می یب گلو ہو جائیگا

کوچہ جاناں میں شب کو تو نہ جا محسن مدام
دیکھ رسوا می جہان اک روز تو ہو جائیگا

سیدھی باتوں کا جواب نہ ملتا آلتا
غش پیغش آنے لگی دیکھ کے صورت بھی
سیدھی نظروں ڈرا دیکھ ادھر اوقال
ایسے میں رہا ہوں وغیرہ جان تیر میں

ہنشین پناہ ہوتا جو نصیب آلتا
جب ہوائے درد لدا رکا پردا آلتا
اتو دم بھرنے لگا غاشقی شیدا آلتا
اثر نقش محبت نظر آیا آلتا

کوچہ یار کی یاد آئیں بہار میں جسم
جا کے فردوس میں محسن میں بھر آیا آلتا

ترا کیسے شکیں آتھ میں جب ام حسین آیا
سرخ روشن ہوا بہان خواہد سکا لطف تب گونیز
تو تیغ و دم میں نے جھکا دی اپنی گردن کو
ستم پر ہے شتم ہر دم بجا پر ہے بختا یہیم

میں سمجھا کشتور تارا و چین زیر نگیں آیا
ہوا غل سبندہ کے برج میں مہر میں آیا
وہ جب کچھ ہوئے سر پر شمشیر کین آیا
یہ کس پر جسم پر اپنا دل اند و بگین آیا

مری باتیں ہوئیں بادرنہ ہرگز آپکو صاحب

عدو سے زشت خو کا آپکو کہنا یقین آیا

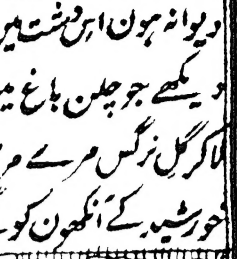


شاخوان ہوں جو محسن گدے سے مشکین جانان کا

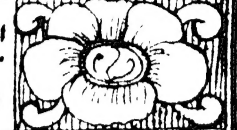


ہو شور جہان میں مرے شوریدہ سہری کا
اور جاسے نہ کیوں ہوش ہر اک کبک سہری کا
اسے یار میں کشتہ ہوں تری خوش نظر کچکا
زیب بدن یار ہوا بے مہ زری کا

دیوانہ ہوں اس دشت میں اک شک پری کا
دیکھے جو چلن باغ میں ادس شک پری کا
اکر گل زرگس مرے مرقہ پہ چڑھا تو
خورشید کے آنکھوں کو لگے کیوں چکا چوند

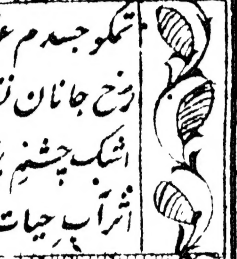


اس رشک نہ دھر کو گر دیکھ لے محسن
احوال و گرگون ہو ہر اک حور و پری کا



اپنے دل کو عذاب میں دیکھا
مہر تابان سحاب میں دیکھا
بند دریہ جہاں میں دیکھا
میں نے باقی شراب میں دیکھا

تکو جسم عذاب میں دیکھا
رخ جانان نقاب میں دیکھا
اشک چشم پر آب میں دیکھا
آثر آب حیات سے بڑھ کر

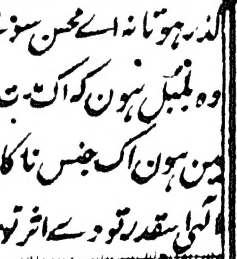


نور اوس رشک مہر کا محسن
ماہ میں آفتاب میں دیکھا



نہو تا خشر میں حامی جو شاہ اندر جان پہنا
بندھا تھا ایک دن نخل چمن پریشیاں اپنا
خریدیا اپنا ہو کوئی نہ کوئی قدر دان اپنا
کہ ہو گد مہربان مجھ پر بت نامہربان اپنا

لذہر ہوتا نہ اسے محسن سوزنے بلبل جان اپنا
وہ بلبل ہوں کہ اک بت سے ہوں قید فغان اپنا
میں ہوں اک جنس ناکارہ دلا بازار سبھی ہر
کئی سقد رتو دے اثر تہیر سے نالوں ہر



نہو گا اس چمن میں کوئی بلبل مجھ سے محسن
ہو جاڑا فصل گل میں باغبان نے آشیان اپنا



نرم سیر سے قید نہ کو ادھیا نہ لینا
نقشہ لیکن تری صورت کا بنایا گیا

نقشہ الفت جو ترے دل پہ بٹھایا گیا
دست کاری تو بہت معنی دہر دیا گیا



تو میں ہر چہ جانتے ہر چہ دیکھ کر آگے
پر زے نامہ جو کیا اذو تو قاضد

ہر سول اپنا کسی طرح چور یا گیا
میرا پیغام زبانی ہی سنایا نہ گیا

اک فقط صدمہ فرقت ہے نہ اود تھا محسن
کون سا ظلم تھا انکا جو اود تھا یا نہ گیا

لکھا ہے وصف جو میں نے سر آپا حسنا کا
تصور تھا جو رونے میں اس پر نگین جان کا
پس مرون خیال آیا جو ہلو کوئی جانان کا
لب جان بخش پر عیسیٰ ہر کیا اک جان تیو بہن

گمان میرے یاغی شعر پر ہے یوسفستان کا
دکھایا رنگ شکون نے مرے بعل خشان کا
ہماری قبر میں دما ہو گیا در باغ رضوان کا
نقد حق سمرے ہی ہر تمہاری چشم قتان کا

اجل آگے بالین پر مرے پہ جاتی ہے محسن
دم مرون تصور ہی ہوا دس برگشتہ مرنگان کا

دل ہوا شاہنشاہن ڈاک دن بلبل ناشاد کا
سر واکر تاس ہے چین میں نہ سستی قد یہ کیا
صیند کر لیتی ہے مرغ دل کو بڑ تیر و کمان
رجم کر اسے کافر نے دین خدا راز حم کر

فصل گل نین ہی اد سے کھنکار با صیاد کا
سید با ہو جائے جو دیکھے قدمے شمشاد کا
کام سیلکھا ہے نگاہ یار نے صیاد کا
ابو صدمہ اودھ نہیں سکتا تری بیدار کا

ہر دعا محسن کے یار باب طفیل خجرتن
بول بالا ہو مرا ہی اور مرے استاد کا

جب مرے دل کو خیال تیر مرنگان ہو گیا
نہ ہوا شاید کہ بلبل کے اسیری کا اود
باغبان گلشن میں دل گلو کی صورت ہی ہیز
اوس لب بخر ناسے اور خرام تار کے
تو دایم کتنی ہی خیر ہی گے تہا یہ حال

رونگما تن پر مرے خار غیلان ہو گیا
چاک کیوں کے باغبان گل گل گریبان ہو گیا
یار کا بولتا تھا آنکھوں کی پہنان ہو گیا
مردہ زندہ ہو گیا اور زندہ بجان ہو گیا
طوق آہن ضعف میں تو گریبان ہو گیا

ملکیا ملک سخن اسکو صلہ میں لا کلام
چو کوئی استاد کا محسن ثنا خوان ہو گیا

کون کیا موسم گل میں چمن کا کیا تجل تھا
ہوا بیہوش دہخود دیکھتی ہے اک نظر کو
تو وہ گل ہے کہ تجھ کو دیکھ کر گاش میں آکر
کسی شکری کے ہر جوہر پہ آتے عالم میں

کسین لاکھین سنبھل کیسا تنہا گل تھا
صنم کے چشم شیدا کی کہ باقی ساغر مل تھا
پریشان حال بلبیل تنہا گریبان چاک گل تھا
ہمارے جوش و حشر کا ہوا آفاق میں غل تھا

شب و صبح کا حال کیا تم سے کہیں محسن
نہ تاب نہ صبر تھی دل کو نہ یار سے تھل تھا

مرا دین دل کی بر آئینہ حاصل ہر عا ہوا
ذکوہ حسن اک بد سے اگر دور گئے تو کیا ہوگا
یہ ملا کسی عبادت کو چلے آپ اسی عبادم
اوانسے ساغریہ جو اگر آپ یقین سے گئے

خدا یاد دہت کافر کیسے بن تو مرا ہوگا
و عائن نکو ہم دین گے دو عالم میں ہلا ہوگا
مریض ہجرت تک آپ کا تو مر گیا ہوگا
میت کا ہو حق ہو نہا ہر ایسا جب ادا ہوگا

رہیگا سا منار در سیہ کا تا بجے مجھ میں
کبھی تو طائر دل داغ کیسو سے رہا ہوگا

تو جو پہلو سے مرے ادھکے دل آرام گیا
میں تو کہتا تھا کہ تو ہوگا پریشان جا کر
بلبلین چول گین گل کی طر حلقش میں
ہر قدر دوسرے ہوئے کو رشتا لی یعقوب

دلی ناکام سے راحت کی آرام گیا
کوچہ زلف میں کیوں او دل ناکام گیا
پے گلشت چمن میں جو وہ مغلغام گیا
تو بھی روتا تھا ہمارا صبر و شام گیا

گیسو سے پار ہونے میرے اسیری کا سبب
مرغ دل بخش گیا محسن جو سوے دام گیا

دل جو جان سے خدا ہونے شفیق روضہ
جو دیکھے جوش روضہ میں ہمارے دیدہ تر کا
غراق دیدہ میگون روتا ہوا ہوا ساقی
اثر ہوتا نہیں ہر خاک بھی کچھ آہ کا اس میں

فنا خوان جن ابو کرد عمر عثمان و حیدر کا
و نور شرم سے ہویا پانی بانی دل سمندر کا
گمان پر دیدہ تر ہوا ہمارے حوئے کے ساغر کا
تہاں سنگدل کو دل دیا خالق نے پتھر کا

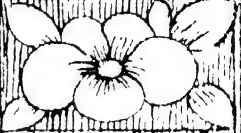
تپ فرقت نہ مین لیا ہوا ہون گل کا
نشان ملتا نہیں مجھ کو بھی محسن جیلاغر کا

اپنی جسم زار پر عالم ہے بلبسِ خار کا
و سے صلہ میں بھگا ملا گو بر شوہر کا
ہر مہر، تہیج میں رشتہ ترے زنا رکھا
دل دکھاتا ہر عبت کیوں ساقیا میخوار کا

ہوں جو میں عاشق کسی گل پیر بن دلدار کا
سکاب دندان کی تری لکچ صفت امشا جن
کا گیو یون میں ہوں تیرے کو سامان بن منم
ساخنے کی تجھے دینے میں کیوں تاخیر ہو



واہ محسن خوب لکھتا ہر غزل تو اندون
ہو گیا ہے دور تک شہرہ ترے اشعار کا



بان پیش کے میں تیرا خیر انیتا
گردن میں مے سے رشتہ زنا ریتا
وہ تیغ بہ کف قتل کو تیار نہوتا
چرچا ہر گز سر بازار نہوتا

گر گرم ترے حسن کا بازار نہوتا
اے شیخ بیوت مجھے الفت جو نہوتی
پستے نہ اگر ابرو سے خمہ ارکا ہوتی
اے یوسف ثانی جو تیری چاہ نہوتی



کیوں نقطہ موہوم بھلا باندھتے محسن
پنہان ہو نظر سے دہن یار نہوتا



دل چاہتا ہر توڑ دوں ساغر شراب کا
دل چاہتا ہر توڑ دوں ساغر شراب کا
دل چاہتا ہر توڑ دوں ساغر شراب کا
دل چاہتا ہر توڑ دوں ساغر شراب کا

ساقی بغیر دلیدہ ہے عالم کباب کا
بھٹکوا کیا خرابی سی نے جہانین
لہریز ہو چلا ہر مرا جام زندگی
تو ہی محل عیش ہوا آکے مقرب



محسن شراب پینے سے کرتا ہوں توبہ میں
دل چاہتا ہے توڑ دوں ساغر شراب کا



جمنوں کی طرح ساکن دیرانہ ہو گیا
پھولا پھولا جو باغ تھا دیرانہ ہو گیا
لبریز اپنے عمنہ کا پیمانہ ہو گیا
اپنا جسے میں سمجھا وہ بیگانہ ہو گیا
مدت ہوئی وہ ساکن یہ مخا نہ ہو گیا

لیلا کے زلف بت کا جو دیوانہ ہو گیا
جسم خزان سبز قدم نے رکھا قدم
اے مے پرستو فرقت ساقی میں رات کو
کیا انقلاب چرخ کا عالم کردن بیان
کیا ہو چھتے ہو محسن یکس کا حال تم

بیان کس منہ ہی ہو رتبہ رسول نیک سیرت کا
وہ سو من ہو مقرر ہے جو محمد کے نبوت کا
وہ نہیں بخشا ہے رتبہ خالق عالم کو عالمین
کیا جو آب کو پیدا اجماع میں یہ ارادہ بنا

ملائک شوق رکھتے ہیں بدل انکی زیارت کا
وہ کافر ہے ہوا منکر جو حضرت کر سالت کا
نبوت کا رسالت کا شجاعت کا شرافت کا
دکھائے خلق کو خالق تماشا اپنی قدرت کا

عذاب جان کنی نیچہ نہ ہو محسن دم مژدن
رہے جاری زبان پر زہد بین کر نام حضرت کا

دل دام محبت میں پھنسا نا نہیں اچھا
تہہ او کوئی روز تو ملنے کلخارا
مظلوم کے یون میں تو بجلی کا اثر ہے
دس میل گزیتے تو تم ہم سے گزرتے

تم ستیہ کہہ دیتے ہیں گزرتے کی کیدان
مرات میں محسن کو بنانا نہیں اچھا

بزدل نور سے جب روئے چھیر نکلا
جب بین جانوں کا ہوا خاتمہ بالآخر مرا
قبر میں مجھ کو نیکو بن کا کچھ خوف نہیں
نہ ملی خاک مدینہ کی جہنم نہ رہا ہے

خواب میں دیکھ لیا روئے جناب احمد
آج ارمان ول محسن نہ نظر نکلا

باد خزاں کا بانج میں جو نکلا جو چل گیا
پستان یار کا جو ہوا شہرہ جا بجا
مجھ سے کیا کنا راجو اوسے بحر حسن نے
بٹھا ہوا تھا دیر سے آغوش میں وہ یا
محسن او ملجا نہ آپ سے ہا زعم خراف
دم بلبلی حزن کا بیرن سے نکل گیا
ایا جو دیکھتے کھینچے افسوس مل گیا
آنکھوں سے میرے اشک کا دریا بہل گیا
خرف وصال سن کے یکایک چل گیا
بس دو ہی دن میں چہرہ حضرت بدل گیا

کھنکھان سے جب وہ زلزلہ گلستان نکل گیا
غوش سے جو وہ مہتابان نکل گیا
تم آ کے ایک شب جو مرے ساتھ سو رہو
اسوقت آپ اے عیادت کیواسے

ہر بھولی چاک کر کے گریبان نکل گیا
پہلو کو چیر کر دل نالان نکل گیا
حسرت نکل گئی مرا ارمان نکل گیا
جب دم ہمارے جسم سے ایجان نکل گیا

محسن اکیلا چھوڑ کے مجھ سے ہزار حیف
پہلو سے آج کیوں دل نالان نکل گیا

دل کو اپنے عارض جانان پر قربان کر دیا
اے بشر فرط تکبر سے نکر بائین کبھی
عیش معشوقوں کو بخشا رنج و غم عشاق کو
کچھ نہ پوچھو حال عشق خانمان پر باد کا

جان کو مہینے فدا اے چشم قنان کر دیا
کبر نے کیسے ملک کو دیکھ شیطان کر دیا
گل کو خندان کر دیا بابل کو نالان کر دیا
خانہ آباد و صیدا اوس سننے دیران کر دیا

حضرت انس کے محسن کس سے مدحت ہو یا
حق نے او کو بغیر سبحان و حسان کر دیا

اشیاء ہوں جان دل کو رسول کریم کا
پر تو سے تیرے گوہر زندان کی فروش
یاب بگائے کر دے مرا غنچہ مراد
کرتا ہوں واجب قید بالاکلی یامین
قامت الف ہو گیسو پر ختم ہر مثل لام
بننا ہر مار بہر عدد تیرا مونس زلف

کیا خوف بہم کو شریف بن کر جمیم کا
ہنسہ ہر ایک ذرہ ہو قدرت تیم کا
ہو گا گذر ادھر بھی کریم کے نسیم کا
اڈرتا ہر ہوش حامل عرش عظیم کا
شک ہو دان پیر یہ عالم کو میسم کا
بخشا ہر سحرہ تجھے حق نے کلیم کا

پیدا ہوئے ہیں لب ترے خواہان نئے نئے
محسن ہے تیرا عاشق شیدا قدیم کا

دل کو سوسے کوچہ زلف معبر لے چلا
اگیا جب باغ میں اوقیع سوز و کافیا
جھکو بھی اپنے شہیدہ نہیں تلوکاب شتاب

پھر بلاؤں میں پھنسانے کو مقدر چلا
شوق دل کھینچے ہوئے شو صنوبر لے چلا
میرے سر پر بھی تو خجراے رستم لے چلا

میں نصیبی ہے مری تقصیر ساقی کی نہیں ۰ ۰ آکے جو اس بزم میں مین خالی ساغر لے چلا



میں نہ جاتا کوچہ جانان میں اسے محسن کہی
جسکو شوق دیدار رخسار منور لے چلا



متفرقات

ججھلائے سے کیا ہوگا چلائے سے کیا ہوگا
اسے محسن دلخستہ پچھانے سے کیا ہوگا
یہہ چین سے سوتا ہو جگانا نہیں اچھا
یہہ کام دلاہے تو زہنار نہ ہوتا
محسن جناب عشق کا جو میہمان ہوا
راز الفت کو نہیں آج چھپانا اچھا
دل گم گشتہ کو ہو راہ بتانا اچھا
ساقی راوتار طاق سے شیشہ شراب کا
کس پدن بھی تو اسے جانجھان غدہ وفا ہوگا
جانجھان آپکا ہے ہمہ پہ نہہ عصا التا
لینا میں ہی ہوں اسے چرت گنگار کیسکا
بخت برگشتہ ہمارا آت سید لا ہو گیا
میں تو سنگ بہستان پرست تیکتا ہی رہا
مشہور تو بچے خلق میں چنگیز خان ہوا
نہ ہوگا وہ بیت پر فن کیسکا
ایجان کہو تو تمکو کہے گا زمانہ کیا
جب ست غیر سے ترابند قبا ہند نا
خدا جانے کھٹان جاتا اگر نالہ زسا ہوا

بے بوسہ لیئے اب تو چوڑین گے نہیں ہوگا
لکھا ہو جو قسمت کا لاریب وہی ہوگا
کتنے بزم مری قبر کو تھو کر وہ لگا کر
ستہ اس کے تر تیغ سے ہم لیتے جو نہ کا
اوقت جگر کباب بلا خون دل شراب
چشم کہتی ہے کہ ہوا شک بہانا اچھا
کوچہ زلف کا رستہ تو بتا دے شانہ
فصل بہا و آئی نے نشہ چھڑاؤں گا
کر دے قول جھوٹے تاکہ تم مجھے جلتے کہ
غیر نے آپ کے رخسار کا پردا التا
تغذیر پہ تغذیر جو پاتا ہوں ہمیشہ
لوٹ کے غیروں سے چلا آیا جانے گھر میں مایہ
دھل سوتیرے ہواے بت یکمان کو کاہتا
قاتل جو تیرے ماتھ سے خونریزیان پہن
بخت خو فکر اسے شیخ و برہن
ہم سے بگڑنے کے غیر کے گھر میں جو جاوے
کیا کیا خیال دل میں مرے دلربا بندھا
سر پرشن ملی جلا چکا اس نارسائی پر

نہایت غیر گندہی یہ نہ نکلا گھر سے تو درہ
بہت اچھا ہوا تم آگے ایجان عیادت کو
خوش کیوں آپکو ہر شہر اب طور کی
کسی کو پیسا کیسکو مارا کیسکو پامال کر کر چھوڑا
کسی نے نقطہ لکھا ہے اسکو کسی نے غرق کیا ہے

ترے کو چہ میں آج ایجان محشر ہی بپا ہوتا
نہیں تو عاشق شیدا تھا مارا مر گیا ہوتا
واعظا اگر حرام ہے پینا شراب کا
ہو ایک عالم کا حال بزم عجب ہو عالم ترخون کا
رہا ہر اک ہم شاعر و مکر کھانا عقدہ تیر و من کا

دلیف با کے موحہ

یو اگر دیکھا خالق اکبر سوال کب
یکتا ہے بے نظیر تو بے مثال ہو
نوسہ کراپتہ عارض پر نور کا مچھو
بڑھکد بڑا جازتہ و بڑا ذون و بڑا ضا

ہو گا نصیب مج کو نہ کم کا وصال
ہوتا ہو خلق تجسا عظیم المثال
جو ہیں کریم کہتے ہیں رہو عاک
بوسہ جو لون بیتا یا یہ سزا کب

محسن رہا ہمیشہ شب غم کا سناست
دل سے ہمارے دور ہوا ہی ملال کب

سا کھڈا انا کے پیکا تو اگر جام شراب
میں وہ یکسش ہوں مرے بزم میں ہو شیک
نسا قیابرسون میں چکی ہو باری قسمت
ہجر ساقی میں مین بادہ کشی کی خواہش
حال کھاتا ہو عالم کا بیک جرعه کو
غیر کی اور رمی کرتے ہو خاطر کیا خوب
نور انہ تو تشنگی بوز قیامت سو دلا
پشیم میگوں رخ و زلیف کا عاشق ہو نہیں

عینب کو تیرے بنا دیگا منہ جام شراب
ہو گزوک لخت جگر دید و تریہ شراب
یار پہلو میں ہو اور پیش نظر جام شراب
اشک محو ہو تو مرا دیدہ تر جام شراب
خام جمشید ہو اور ششک قمر جام شراب
ہو اور ہر سا غم اور اوڑھ جام شراب
دین گے کوثر پر شہ جن و بشر جام شراب
اسیلے پیتا ہوں میں شہام و شہر جام شراب

رنگ بیرنگ زمانے کا ہوا بتو محسن

باپ کے سامنے پیتا ہے پسر جام شراب

فصل گل سلاو سے ایسا قی بہ پیکر شراب
ہو وہ آپ زندگی نادر سے ہو میری زندگی
ایک بوتل سے تو میری پیاس بجھنے کی نہیں
مگر باہون فرقت ساقی بین بین امیکا شو

میکشان دہر کیسے فرست ہن پیکر شراب
زاہد اتو ہی بتا مجھے چمٹے کیوں کر شراب
ساقی لاوے مجھ تو نوم کا خم بھر کر شراب
گور پر میرے چہرے اوشیشہ و ساغر شراب

ہو لہی محسن کو عادت میکشی کی ارتقار

بہ لے پانی کے پیا کرتا ہے وہ اکثر شراب

متفرقات

دم گھٹا جاتا ہے اپنا کیا سبب
اور گھٹ گیا پہلو سے شاید دلربا
دل مگر آیا کسی پر آپ کا
ستور فراق پر وہ نشین نے جلا دیا
کیونکر بچھنے کی دوستی باہم جہان میں
محسن کہ ہر بین جاؤں کا بیکہ نگاہوں

نشہ کو آتا ہے کلیجا کیا سبب
دل تڑپتا ہے ہمارا کیا سبب
زر دہو صا جعب کا چہرہ کیا سبب
اور بڑے شر رہن اور نہ ظاہر و ہواں ہو آ
میں چہر ہو گیا ہوں صنم تو جوان ہو اب
مثل برقیب میرا عبد و آسمان ہو اب

رویف ہائے فارسی

کیون بڑھا جاتا ہو اب در و جگر آپ سو آپ
آہ دل مجھ کو دکھائے گی اثر آپ سو آپ
ایک دن وہ تھا چوتھے تھے وہ انکھیں ہم سو
اوسے جب کہتا ہوں میں آپ پہ جان بیا ہوں
بسکی شمشیر نگہ سے ہوئے اسل یارب

کیون جتے جاتے ہن یہ دیکھ کر آپ سو آپ
گھر میں آئیے گا دربار شک قمر آپ سے آپ
ایک دن یہ ہی ملائے ہن نظر آپ سے آپ
کہتے ہن مرتا ہو کب کو ملی بشر آپ سو آپ
کیون تریتے ہن مرے قلاب جگر آپ سے آپ

چھپے جانے ہو جو تم غیر کے گھر را تو نکو

روز بجاتی ہو محسن کو خبر آپ سے آپ

رویف ہائے فوقانی

کہتے تھے اسے زاہد اگر ہو کوئے دوست
شانہ کرتے دیکھ کر دشمن کو زلف یار میں
ور وہلو کیون ناب بھگوستائے روزِ بوی
دم مریض بچہ کا تھرا ہے اگر آنکھ میں

سجدہ گہا بنی ہو حجابِ خیمہ ابرو سے دوست
دل الجھتا ہے بیمار صورت کیسے دوست
یاد آتا ہے غیبی آنکھوں پر پہلو سے دوست
فاصلہ جلدی روانہ ہو کہیں تو سوئے دوست



بسمِ بجان میں مرے جان کی اور میں جی اؤں
لاکے مرقد میں مرے محسن صبا گر بوی دوست



صورت ہو مری جیسے کہ بیمار کی صورت
پر پہنچ ہو گو گیسو کے خیمہ کی صورت
پر رخسار ہے جگر لال گھڑا کی صورت
آتی ہے نظر باغ میں بیمار کی صورت

دیکھی جو نہیں اس بت بیمار کی صورت
سُبل میں یہ نکلت یہ سیاہی تو نہیں ہے
اے یار کلند ام ترے خنجرِ نعم سے
کس چشمِ فسون ساز کی عاشق ہو یہ گرس



اوس رشک نہ مہر کی محسن جو طلب ہو
سے سیر مجھے کوکبِ سیارہ کی صورت



لڑ جائیگی عاشق کی بھی تقدیر کی وقت
ہوں شاد کی وقت تو دگیر کی وقت
آجائے اگر وہ بت بے پیر کی وقت
یاد آئے جو وہ زلف گرہ گیر کی وقت

آجائے گھر میں بت بے پیر کی وقت
اے دوستو کیا پوچھتے ہو حال ہمارا
بھاتی سے لگا ہوں اوسو ہوں جو پہ پو
اک سانپ سا ہمارے لگا دل پہ ہمارے



دشنام نہ دینا نہ خفا ہونا خدا را
محسن سے بھی ہو جائے جو قصیر کی وقت
رویت تارے ہندی



محسن ہر سخت یار کی تیغِ نظر کی چوٹ

رستم بھی بقرار ہو گرا دسکی چوٹ کھا



رویت تارے ہندی



رحم آنے کا نہیں بار کے دل کو محسن

اسکا ہوا دل زار شناسا ہے ہر محبت

رویف بسم تازی

محسن ہر کس حسین کا نہیں انتظار آج
ساتی پلا دے مجھ کو مگر خوشگوار آج
گرن گرنے غم کر تا ہے ہر پیر و دیر جفا
قاتل مکر سے کچنچ لے شمشیر آبدار
کھینچنے کے کوئے بار میں ہم آہ خصلد بار

آتے نظر ہو تم تو بہت ہیقت زار آج
تقدیر سے ملی ہو شب وصل یا راز آج
ایدل ہمارے حق میں ہو زور شمار آج
ہو گا نثار تجھ میرا جان نثار آج
ہم اسے عذو نکالیں گے دل کا بخار آج

محسن خدا ہی خیر کر سے ہجر یا رین

خود و شمع گاہ پر ہیں عشق سوچ خانہ آج
ہو گیا ہوں شمع عارض پر ترے دیوانہ آج
یاد آئی ہے مجھے وہ نرگسستان آج
گر غفلت انداز شمرت تو ہوا ام محنت

غیرت گزاری رضوان ہو مرا کاشانہ آج
دل کو بیتابی ہو سر دم صورت پر دانہ آج
میکشہ و جانباری ہو مجھ کو جانب نہ خانہ آج
نور و دو رنگاں بیتیرے عیشہ و پیمانہ آج

بال دینا کو اب محسن دن کبھی دیتا نہیں

رویف بسم فارسی

تری زلف سیم ہر بیچ و در بیچ
یقین ہر وصل کی شب مثل گیسو
نہیں ہر کو کا میں پھندے میں تیر
کھانا اوشے ہو دشوار محسن

نہیں سنبل میں اپنی سقید
کر لگا جھٹ سے وہ سہو کہ بیچ
نہ کر مجھ سے تو اوڑھناست و در بیچ
بلا کا دام ہو زلفوں کا ہر بیچ

رویف نامر حلی

دل و دیکھ ہو گیا دیکھا جو اوسکو اگر نظر
تیر مرگان میں ہے تیری تنہا ابرو کی طرح
ہر کی صورت زاد شریف ایو جان جان
گر گئے تیری نظر سے ہم جو آنسو کی طرح

رویف خاے

او کی تعریفیں کرو جتنی بہا ہیں محسن
قابل و لائق مدحت ہیں جناب انس

رویف وال محلہ

کوئی سنے کا نہیں ظلم ترا میرے بعد
کب لے پار کر گیا تو جفا میرے بعد
یہ جب اے گی اوس بت کو وفا میں میری
قبر پر آئے کر گیا وہ ہکا میرے بعد
کیون نہ اس غم سے پریشان ہو دل مارا
کون بھلے گا وہ زلف و تار میرے بعد
آبِ غم سے اسے خوب ہے کرنا میرے
پیا سار ہما بے نہ قاتل یہ گلا میرے بعد

زندگی کے ہیں سبھی دوست جہاں میں محسن
قبر پر کوئی نہ بھٹکے گا ذرا میرے بعد

رویف ال سنہی

راہد کو ہر غور و عبادت کا دروازہ

مجھ رند کو ہر محبت غفار پر گمنام

رویف وال معجمہ

سر سے اترانے کی سیلہ گیسو پوری
لا دیا نامہ دلدار جو قاصد فرج
عش سہریش ملکیت تو تو ہو نہ ہا کا غنہ

عالم و سچ تو ہزار فن ہی جلایا تعویذ
اپنے بازو کا او سے مینو بنایا تعویذ
قابل نامہ دلدار نہ پایا کا غنہ

رویف رای محلہ

شعر گستاہوں زلف شبگون پر
روح یلی مدام آتی ہے
نجد میں جا کے روز پر تھا ہون
قد بالا لہون جو میں عاشق
روئے روشن پتیرے صدقین
روئے گلگون پہ گل ہو کر ملتون
قد موزون پہ قم ہو اگر نازان
ہو حسد طائران سدرہ کو
مے گلگون سے غسل دلواد
تیرے صدقے سے مرغ مضمون کو

ابر چایا ہوا وح مضمون پر
لاح کو مزار مجنون پر
وصف یلی مزار مجنون پر
نالہ جاتا ہے بام گردون پر
ماہ و خورشید و نجم گردون پر
سنبل عاشق ہو زلف شبگون پر
نقرہ جھکو ہے شعر موزون پر
طائران بلند مضمون پر
جان دیتا ہوں چشم بیگون پر
ہو شہد طائران ہما جون پر

زندگی بھر رہیگا اسے محسن
میر! قبضہ دیار مضمون پر

کھا فی شب شیر عثم عاشق ابر و ہو کر
یا دیناوس لب رنگین گے اگر رو و نیگو
چشم حیدر انگن جانان کو غضب و ہشت ہر
کیا مکھون چشم فسون ساز کا شیر عالم

دل پریشان رہا نائل گیسو ہو کر
خون دل آنکھوں سے بہ جایگا آنسو ہو کر
دیکھ کر جسکو رہے بشیر بھی آہو ہو کر
سیکڑوں دل کو بھالیتی ہے جادو ہو کر

دیکھ کر سر و خرافان کو میرے اے محسن
رہ گیا سر و گلستان میں لجا لو ہو کر

دل چو نہ مر از لہ کرہ گیز سے باہر
فرماے گی جواب بجا لائے گی اسکو
جسدن سے ہوا عاشق گیسو سے پرورد
انگھار بنے خلوت میں جگہ پائی ہو فوس
جا جلد ملاقات جو منظور ہو محسن

سیر سے نہو سوفا کنی تبریر سے باہر
ہم کب ہین بھلا آپ کے تقریر سے باہر
رکھنا نہ قدم خانہ زنجیر سے باہر
ادب ہم ہین مکان بتو سنہ پیر سے باہر
جاسے گی ممکن وہ ترمی تاخیر سے باہر

مستفحات

باغ عالم میں اوستہ مثل صبا ہونے ٹھونٹنا
خیال دیدہ سیگون ساقی میں ہونے بر دیا
پر پر و تیری الفت نے بنایا مجھ کو سوائی
و آغ پر باغ سے ابرو کا نہ یاں دار رکا
قتل عشاق کے کرنے میں مکر بستہ ہیں
اوتھا کر ماتھ سے منہ میں لگا دے جانچا باغ
جوانی چاچکی اپنی ہوئی اب جلوہ گر پری
برنگہ شبہ نم گرد وین میں و سکو سا نگر کو
عجب مجاز ہے اس میں عجب تاثیر ہو اسکی

کس طرف کو جا بسا مجھ سے وہ گلہ و چوٹ کر
ہے ہین شک اکھون سے شدا بلہ رغوان کر
پھر کرتا ہوں وحشی کی طرح بین لامکان کر
ور نہ ترک جاتی ہے عالم میں سپر سرتلو
وہ لگا رہتے ہیں ہر لحظہ کمر سے حملو
و گردن توڑ ڈالو لگا بھی بین بیگان باغ
کرو لگا سنگ توبہ سے شکستہ مہربان باغ
غایت کر کرے مجھ کو مرا پیر معان باغ
جہان میں پر کو محسن بنائے نوجوان باغ

رویف زامندی

زلف پر چچھم کو تو دل زار نہ چھیڑ
پیش اغیار نکر مجھ کو دیل و رسوا
تج کو کیچھ کے تو مجھ کو نہ ہر بار ڈرا
دل خطا وار سن میں تیرا گنہ گار نہیں

سانپ ہو سانپ ہو تو اسکو خبر دار نہ چھیڑ
برس بزم خدا براست عیار نہ چھیڑ
مر رہا ہوں میں مجھے ترک ستکار نہ چھیڑ
گالیان دیکھے مجھے یار تو ہر بار نہ چھیڑ

بیت ہے بیمار سے ہو مرنار چھیڑ
دل بیمار کو محسن کے تون نہار نہ چھیڑ

رویف زامی بحمہ

جان و دل سے ہر مجھے کوچہ و لہار غریز
دل پر داغ کو ہر نا و کبہ دلدار غریز

سچ ہے بلبل کو سونا ہوتا ہو گلزار غریز
سرسوریدہ کو ہر یار کی تلوار غریز

دو نو کے دو نو تصدق ہیں تمہارے اوپر
 بیوقوفی پر خلق میں اولاد سے الفت بکھو
 جان بھگو ہو پیاری نہ دل زار عزیز
 شاعر و نکو نہ ہو کس طرح سے شاعر عزیز

جسکو محبوب خدا سے ہو محبت محسن
 کیون نہ رکھے او سے وہ خالق غفار عزیز
رویف سین مہملہ

اہل دولت کی خوشامد میں بھی مسرور ہیں
 فصل گل ہو چل رہی ہو آج مستانہ ہوا
 کوئی تا ہو بھلا مجھ بیکس بے زر کے پاس
 بوتلیں رکھی ہو یوں ساقیا ساغر کے پاس
 ہر یہی فریاد اپنی تجھ سے اے گردِ دینام
 اے بنی حق سے دعا ہر رات دن اپنی ہی
 ایک شب سوئے نہ پایا اوس انور کے پاس
 موت ہو میرے تمہارے روضہ اطہر کے پاس

مرزا ہو کس لیے محسن تبوئے عشق میں
 ایک دن جانا ہو مجھ کو خالق اکبر کے پاس
رویف شین معجمہ

تین قاتل کو گر ہو سیر کی تلاش
 مدتوں سے بھٹکتے پھرتی تھی
 تیر قاتل کو ہو جگر کی تلاش
 ہو مری آہ کو اشک کی تلاش
 شکل خورشید ہو سپر کی تلاش
 ہم کرین گے تری کمر کی تلاش
 چاکے ملک عدم میں ہو ظالم
 دھونڈتے ہیں وہ تیغ مثل ہلال

بے مقدر نہ ہو گا خاک حصول
 تجھ کو محسن بحث ہو زو کی تلاش
فرد
 جس نے دیکھا ہو گیا دیوانہ محسن کی طرح
 نقش جب ہو کم نہیں تیرے قدم کا یا نقش

رویف صا مہملہ

فصل گل تائی جو نخل بلخ میں ہیں نغمہ زن

میکد دن میں کر رہے ہیں جا بجایہ بخار رقص

ر و یف ضا و مجہ

مطلب جو سرور ہو شمشاد و سرغرض
جو کھینچے ہیں ملک تصور نقش بار
ایک نام بار سے جو نہ ہو گل سے وہ
فصل بہار میں بھی تو کرو کہیں یا

ہو جھکوتا مست بہ کیا دوسرے غرض
رکتے نہیں وہ معنی و بہار دوسرے غرض
کنج نفس میں کتنا ہو عیسا دوسرے غرض
قید نفس کو ہو یہی عیسا دوسرے غرض

رکتا ہوں کام ابرو سے خمدار یا ر سے
محسن نہیں ہو غنجر فولاد سے غرض

رہنا چاہیے کب وادعی الفت میں مجھ
ساتھ میں تو ہوں کب باؤہ کش و ریابوں
یا ولب میں جو کروں گریہ کنار وریا

شوق دل کے چلیگا مرے رہبر کے عوض
خیم کا خم منہ سے لگا دے سر ساغر کے عوض
صل پیدا ہو صدف میں ابھی گوہر کے عوض

ر و یف طائے مطبقہ

بلیں و لکھو ہوا کے گل رخسار سے ربط
زلف پر پیچ رخ صاف پہ ہو جلوہ کنان
وچ و تاب اد سکونہ کیونکر ہو مثال نمی
روزی ایک طرفہ بلا سر پہ مرے آتی ہے

تم میری جان کو پر سند و قہر و لہار سے ربط
ہو بہت آن بہم کافر و دیندار سے ربط
جسکو ایجان ہو ترے کارگل خمدار سے ربط
جب ہو جھک ہو ترے طہ طرار سے ربط

ظلم پر ظلم اد ٹھانیگا بہت اسے محسن
دیکھ پیدا انکراؤں ترک شکر سے ربط

ر و یف طائے منقوطہ

تو لکھ جانتا الفت کامرا او عظم

بخدا مجھ پر نہ یوں ہوتا خفا او عظم

سخت بند تو جھک سنا ہے وعظ
 دیکھ پائے جو کہی اوسکو ذرا ای وعظ
 بے ہن تو برے کہنے سے کیا ہوتا
 اٹھ کرے پاس ہاتھ بنائے وعظ
 تو بھی ہو جا کرے طرح فدا ای وعظ
 تو کچھ جاہلین ہر لحظہ براے وعظ

رکھ بھی دے طاق پر اب بند نصیحت کی کتا
 مغز محسن کا نہ بک بک کے پھر اے وعظ
رویف عین محملہ

دیکھ پائے گر تمہارا روئے پرا نوا شمع
 رات بھر کرئی ہو نظارہ زرخ و لدار کا
 عاشق جانسو زکے ہر یہ بزم دہرین
 دیکھ لے عارض ترا تو کسی پر دالون کا پر
 صورت پر دانہ جل جاے ابھی ای بار شمع
 رکھتی ہے بزم جان بین طالع بیدار شمع
 انتظاری عین ہر کسے رات بھر بیدار شمع
 بزم عالم سے ابھی آؤڑ نیک ہو چار شمع

کہ کو پیش ہر اے محسن نہیں ہوتا فروغ
 رو بردے روئے جانان کیون نہ ہو بیکار شمع
رویف عین منقوطہ

ہو معطر ہوئے زلف یار سے یکسر دماغ
 چارون کی چاندنی ہو پھر اندھیل ہی مام
 روئے روشن سے ترے کرتا ہی وہ کسب ضیا
 پاس سے سیر تو ادھ جاسن چکا قصہ ترا
 نیری نکتہ ہو پچھے کیونکر نہ اے عنبر دماغ
 مال دنیا پر بحث کرتے ہن اہل زر دماغ
 مہر کا کیونکر نہ ہو دے چرخ جار مہر دماغ
 کر نہ خالی ناصحا تو میر ایک بک کر دماغ

زاہدان خشک کے سنتے میں کب تقریر ہم
 لہا دہ لگلوں سے محسن ہے ہمارا تر دماغ
رویف

دور دے زلف باز رخ یا کرین طن
مجھ سانہو گا عاشق جانبا ز دور
تیغ نگہ نے تیرے کیا کام تیر کا
بہت کیجئے ہن آنکھ اوشکا کردہ غم کو

کافر کی چشم لطف ہو دیند ارکین طن
دل کینچ رہا ہو تیغ ستمگار کرین طن
دیکھا جو تو نے سیر دل زار کرین طن
میں کیجئے ہون یار کی رنسا کرین طن

اے آہ و نالہ تم بھی چلو اسکے ساتھ ہم
محسن چلا ہو کو چہ دلدار کی طرف

دل کچا جاتا ہے اپنا کوئی جانان کی طرف
کس قدر شوق شہادت ہو کینچی اوس تیغ
دیر دیکھ دو دونوں مسکن ہر مرا ہو دوستو
قد موزوں کیا جب یاد آتا ہے ہمیں

بلبل شہید چلا ہو اب گلستان کی طرف
خود بخود سر جھک گیا شمشیر تران کی طرف
ہوں کہی ہندو کی جانکے مسلمان کی طرف
تکتے ہیں حسرت سیر ہم شہر گلستان کی طرف

ساتھ اوسکے تم بھی اے نالو چلے جاؤ شتاب
آج محسن پھر چلا ہے کوئی جانان کی طرف

زویف قاف

کیون نہو مہر میں اور عارض لدار میں فرق
خسب عدہ نہ کہی گھر میں ہمارے آئے
آج کل گھر میں مرے کیون نہیں آتا وہ بت
ہر کسان اوس میں یہ تیزی ہم پرش اور یکساٹ

سبکو ہو علم کہ ہر نو میں درنا میں فرق
آگیا آپ کی اب عند میں اقرار میں فرق
آگیا کیا اثر آہ بشدر ہار میں فرق
ہر بہت تیغ میں درابر کو نما میں فرق

کون کتا ہو کہ دونوں ہے برابر محسن
سبب یہ ظاہر ہے کہ ہر محل لب یار میں فرق

زویف کاف

ترے ترے فریقین دل زار کما شک
تو مجھ کو ستا گیا ستمگار کما شک

خون روئی مرادیدہ خونبار کما شک
آزار مجھ کو دیگا دل زار کما شک

طاقت ہو کیونچہ قوت ہو جگر میں
بے شبہ کل جاگی جان تن سو جگر

اے یار بھرون گہ شہر بارش تک
یہ نظم دسم اے بت عیار کمان تک

ایک عمر سے محسن ہے ترا طالب دیدار
ترسنا یہ گاتو اے مرے دلدار کمان تک

رویف کاف فارسی

گل احمد کو کب ایسا ملا رنگ
اگر ہو جامہ رنگین کی خواہش
نہ زہین سے تیرے کب ہو ہمہ
نہو نازان کبھی رنگت پہ اپنے

ریخ رنگین کا ہو کیا خوشنارنگ
ہمارے خون سے ابو دلدار رنگ
کمان سے پایگا ایسا ملا رنگ
جو دیکھے گل تیرے رخسار کا رنگ

نہ چھو تا دامن قاتل سے محسن
ہمارے نوز کا ایسا جگمگا رنگ

رویف لاف

یو جان جو تم کو پہلو میں بیٹھنے نہ پاسے دل
گر گوش دل سے تم نہ ہو اسکی سرگشت
ساتی بنل بین بات میں جام شراب ہو
ہو گا ہمارے کہنے کا جب تم کو اعتبار

سینے میں کہ سحر سے بلبلا ہو دل
احوال و رد غم سے چاکر سناے دل
ہو فصل گل میں اتبوی مدعا تو دل
سن ہو گے اپنی کانوں سے جسم بکا ہو دل

اتو کسی حسین کا تصور نہیں مجھے
خالی تھا ایک عمر سے محسن بانیے دل

مستمرات

چھوٹے خانہ مجھے کرے تو گمراہ قاتل

ایک ہی دانی میں کر حل مرے اکیل قاتل

ترا اشتاق ہو بہ محسن بیدل قائل
کیون پھر کتنی مین دلا انکھیں ہماری آہل
بیطرح برسم مین کیون زلفین ہماری آہل

اسی طرف ہی کسی شمشیر بکف تو آ جا
کیا بلا آئے گی سر پر ہشتیاق زلف مین
ایک سر جو بھی خطا مجھ سے نہ اب سر زد ہوئی

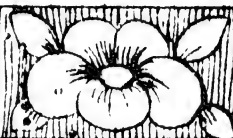
ز و ل ف س م

محشر مین کیا کہیں گے تباؤ خدا سے ہم
پھیر نیکے منہ جو یار کے جوہر و جفا سے ہم
کیون نکر ربانی پاتے ہیں دیکھیں بلا سے ہم
کشتہ جو ہون تے یار کی تیغ ادا سے ہم

دل کو لگا نیکے جو بت پر جفا سے ہم
پھر کس طرح ملا نگی آنکھیں فاس سے ہم
دل پھنس گیا ہے گیسوے پر چچ یار مین
ہو دے گی رنک روز ادا شرط عاشقی



محسن بقول حضرت نساخ و ہر مین
رکتے ہیں اک عداوت قلبی ریاض سے ہم

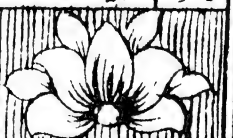


رضوان کہیں نہ جائیں گی باغِ جنان مین ہم
مرث واپنے نالہ و آہ و فغان مین ہم
پیدا ہوئے ہیں اس لیے ہند و ستان مین ہم
آئینکے کس طرح سے تہارے مکان مین ہم

مر کر رہیں گے کوئی بت و ستان مین ہم
کیا ہو گیا کہ پاتے نہیں ہائے کچھ اثر
سو دائے زلف یار مقدمین تو الگ
ہر دم رہیگا یار جو بغیر دن کا جھگٹا



منظور وہ کھنی ہے ہمیں قدرتِ آگہ
محسن نہ جائیں کیلئے کوئے بتان مین ہم



اب بہت گھبرا رہے ہیں پروان جانیکو ہم
جی مین تباہ کرین آبا و دیرائے کو ہم
ستعد ہیں صورت پر وانہ جلجلیانیکو ہم
جام خون کیونکر تہجیر یکے پانیکو ہم

تھے ازل مین مضطرب باز بیکہ بیان آنیکو ہم
جوش و حشمت مین مٹا کھنکھن ہو جی اوچا
استعد رافروختہ محفل مین منت ہو شمع و
بزم مین ساتی نہ ہو گردہ بت بیانہ نوش



ایا دانی ہے مجھے محسن کسی کی چشم مست
جاتے ہیں بسعد ہے اوٹھ کر آج پہنچانیکو ہم



مستفرقات

ہن تمن صفت دوستو قسمت کر جلے ہم
 قربان کرین جان کو مل مل کے گلے ہم
 ثابت قدم ایسے تھے کہ تل بھر نہ ملے ہم
 آجائے اب آپ کہ جاتے ہیں چلے ہم
 ہن خاک رہیں کیونکہ نہ پاؤں کج تلے ہم
 محسن تہد فرقت سے نہایتیں جلے ہم

مطر حسرتی ہو دل لگی گرمی
 حیدرائی ہو دل کھول کے دلبر سلین آج
 متقل میں لیے تیغ جو آیا بت قاتل
 دم ہو ٹونپہ تھرا ہو کوئی دم کا ہونچان
 ہم پھول نہیں ہیں جو چڑھیں سر کچی
 بھر منہ کبھی اسکانہ دکھاؤ ہمیں اللہ

رویف نون

توڑ کر پر تجھے تڑا دیا کرتے ہیں
 کچھ تو بھینس میں جو بنیاد کیا کرتے ہیں
 وجد فریاد پر صیاد کیا کرتے ہیں
 خاک کو بھی مرے برباد کیا کرتے ہیں
 آپ مجھ سے جو کچھ ارشاد کیا کرتے ہیں

رسم یون چہ وہ صیاد کیا کرتے ہیں
 کیا ہوا جھکو جو عاشق نہ کہیں وہ اپنا
 بہن دہر میں وہ بلبل خوشی بھر ہوں
 ایسا قبر کو میرے وہ لگا کر شوکر
 دل و جان سے نیک بلاتا ہوں غبراؤ

ہم کو کہتے ہیں براجو وہ بڑا کرتے ہیں
 آپ کیوں ہم پر بغضناک ہو کرتے ہیں
 کرنے دھاؤں کو اگر مجھ پر جفا کرتے ہیں
 شیخ صاحب کو تو سودا بجا کرتے ہیں

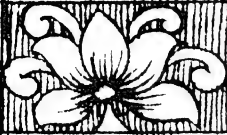
ہم لنگار خدایہن جو مٹا کرتے ہیں
 شکوہ غیرہ صاحب کا کلا کرتے ہیں
 ہم وفادار ہیں کب ترک فاکرتے ہیں
 کوئی دلدار کجا اور کجا باغ ارم

یہ تو شیوہ ہے خینان جان کا محسن
 ظلم بجا جو وہ کرتے ہیں بجا کرتے ہیں

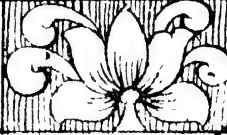
یہ تو شیوہ ہے خینان جان کا محسن
 ظلم بجا جو وہ کرتے ہیں بجا کرتے ہیں

رہا ہر غرق پانی میں یہ جسم ناتوان برسوں
زمین سے گردوں سے صدکا الہام پرست
سہر مدفن رہیں ماتم میں دنوں نوہ غوان کس
ہوا اگر مہربان اکدم رہا نامہربان برسوں

ترجی فرقت میں لکھو کچھ ہوئے آنسو پر ان برسوں
فراق یار میں کرتے رہتے آہ و فغان برسوں
رفیق اپنے ہو در دو غم عجب کیا ہو پس دنوں
بیان اوس منہ طلعت کر ہو بہیری کا کیا عالم

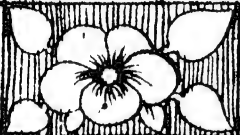


نہ ٹھہرا ہوا لہوس کوئے رہا سینہ سپر محسن
چلا کی کوچہ جانان میں تنہا امتحان برسوں

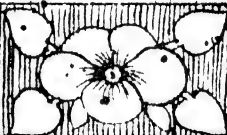


عالم میں کون قید مئی دام بلا نہیں
کس کو خبر تھی جان کہ تم میں وفا نہیں
مجبور ہم ہیں جان کہ دل مانتا نہیں
صدہ فراق یار میں کیا کیا ہوا نہیں
اے بت غرور حسن کیسے کارا نہیں

وہ کون ہو جو عاشق زلف و دوتا نہیں
میں نے دیا تھا دل کو سمجھ کر وفا شعار
بے جا سے تیرے بزم میں کس طرح رہ سکیں
چلاے روئے اور تر پتہ رہا ہے مدام
ترسا برائے دید نہ تو بہر کبریا

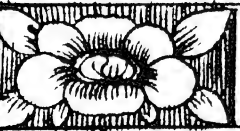


محسن جو میرے شعر میں ہو نقش کی عجب
وہ کو کس لب بشیر ہے کہ حسین خطا نہیں

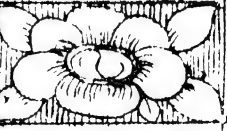


کون و مکان میں کیوں مجھ ملتا نشان
جسکو خیال گیسوئے عنبر نشان نہیں
کر تا ستم جو مجھ پر تو اے آسمان نہیں
میں بھی کو تو گنا کیا مرے متہ میں بان نہیں

محسن مکان یا را اگر لا مکان نہیں
وہ دل اسیر دام بلا ہے جہان نہیں
ہو نہ خاک ہو نیلے ہوتی نہ آرزو
بجہم گالیان مجھے دیتے ہو کس لینے



محسن یہ فیض مہج لب یار ہے کہ آج
تسا کوئی سخنور سخن بیان نہیں



تاکے شب فراق میں آہ و بکا کروں
شانہ کی طرح اوسکی بلا میں لیا کروں
کہہ میں جا کے وصل جنم کی دعا کروں
تو ہو فانی مجھ سے کرے میں وفا کروں

کہ تک میں روزِ بحر میں نالان رہا کروں
کہتا ہوں دل گدہ رہا اگر کوئے زلف تک
زادہ یہ آرزو ہے خدا سے کریم سے
کیا شہ طوطی رہی یہی اے ستم شعار

بی چاہتا ہے فرقت ابرو کے یار میں
سدا پنا تیغ تیز سے محسن جدا کروں

کاش مانتے ہی کسی نہ یار آجاتا نہیں
اپنی صورت اب کسی صورت سے دکھلاؤ مجھ
اپنی بیگانوں میں ہم رسوا نہ ہوتے ہر طرح
کر دیا بے حس حرکت مجھ کو فریاد ضعف نے
شکل اپنی اک نظر مجھ کو دکھا جاتا نہیں
مجھ سے صدمہ درد فرقت کا سہا جاتا نہیں
دل ہمارا اپ پر ایسا جان جو آجاتا نہیں
صورت نقش قدم مجھ سے ہلا جاتا نہیں

روئے مجھ کو بھلائیے یا ہو جیے مجھ پر خفا
بے لیے بوسہ تو محسن سے رہا جاتا نہیں

بھر کے تہن خفا ہوتے ہیں رو دکھا دو جاتے ہیں
لکھا تھا اک بت نوحہ کو خطا میں وصل کا مضمون
ہمیں کہ ہیں کہ ہیں محروم بیٹھے اوکھی نخل میں
پتوں کے پتوں عیش کہ ہر دم صبر صبر غم سے
انہیں جب کہینتا ہوں بریں بس مجھ کو جاتا نہیں
اسی قصیدہ پر بات اب ظلم کر دے جاتا ہیں
شہاب وصل غیر دیکھو تو وہ پتوں کا جاتے ہیں
تمہارے پھول تھے زسار اب لکھا جاتا نہیں

دل شگفتہ محسن نے کیا ایسی خطا کی ہے
تمہارے گیسو پر بیچ کیوں بل کھائے جاتا ہیں

خدا یا چین سے رہتا نہ وہ بت اپنی مسکن میں
جنوں نے عالم وحشت میں کب ہیکا کر لیا ہر
مجھ کا یاد دہری سے دیکھ کے مجھ کو سزا پنا
دل پروانہ میں سوز محبت کو نہ گھر ملتا
اثر کچھ بھی اگر ہوتا ہمارے آہ و شیون میں
گر بیان میں کسی ہر بات اپنا گاہ دامن میں
دوم وحشت گذر میرا ہوا جب کد کے بن میں
اگر ہوتا نہ تیرا نور دے شمع روشن میں

سچے چاروں عنصر دن میں بٹا با بنموج ام محسن
سکوت روکھی جب تک ہر اپنے نختہ تن میں

دل زار کو پرالم دیکھتے ہیں
نگاہ غضب پر پستی ہر دم
ترجی و درین مہنواں چرخ گردن
ترجی ہجر میں غم پر غم دیکھتے ہیں
رقیبو نیچ چشم کرم دیکھتے ہیں
سدا رنج و ظلم دستم دیکھتے ہیں

لہذا کہ کسی تیغ ہزاران سے قتل میں قاتل
ہزاروں کے سیم قلم دیکھتے ہیں

جسے صاحب حسن پاتے ہیں محسن
نگاہ محبت سے ہم دیکھتے ہیں

نہیں ہمسر محمد کا کوئی عروشدفت میں
سہی و اللہ کی تائید میں محمد کے گھرانے میں
پھر تو خلق پر میرے ذرا خنجر کو اسی قاتل
بگڑنے آپ ہیں غیروں کے خاطر مجھ سے ایسا
بہار آئی گلستان میں ہر یک سو شوبلبل ہے
خدا کے سننے کو نکا عوض تیرے جفاؤں کا

خدا نے آپ کو افضل کیا ہر ساری خلقت میں
شرافت میں امامت میں شہادت میں لایہ میں
یہی کہتا ہوں میں اس شوخ شوق شہادت میں
نہیں وہ مہربانی آپ کی چشم عنایت میں
جنوں کھینچے لئے جاتا ہر جگہ شوق و تمین
گریبان ہو گا تیرا مات میں سیر قیامت میں

خدا را اے بت ترسا نہ ترسا اپنی محسن کو
کہ اس کا حال بدتر ہے نہایت تیری وقت میں

پھنسا ہر سیمہ دل پڑا غدام زلف چچاں میں
و غور سوز پہنان سے ہو خشکی چشم گریان میں
دو غور سوزش دل نے جلا کر خاک کر ڈالا
عبث دیتے ہیں نسبت خلق قدر ست جہانناں

عیان ہر پھول لالہ کا مقرر سنبھلتا میں
عوض بانی کے خاک اور تیری ہر دم بحر عنایت میں
نہیں ہر نام کو تم اب ہمارے ابروؤں کاں میں
کہاں ہر رتی ایسی بہلا سہ و گلستان میں

شب تار یک فرقت پر لگان روز پر دشمن ہر
ضیا اس سے ہو محسن آفتاب و داغ ہجران میں

روئے ہیں تیرے بھر میں دلیر کہاں کہاں
کس کس کے بخت خفتہ جگہ سے ہیں آپ نے
ایجان ویر و کجہ میں حیرتی تماش میں
پر خون و طلب چاک ہر سینہ جگر ہر شوق

آفسو کے موج زن ہیں ہمند رکھاں کہاں
جاتے ہو شب کو امیہ انور کہاں کہاں
نالان نہیں ہیں عاشق بھطر کہاں کہاں
مار نہیں ہر آپ نے خنجر نے کہاں کہاں

برباد اور ہو گیا محسن میں بعد مرگ
پھرتی ہے لیکے خاک کو صرصر کہاں کہاں

متفرقات

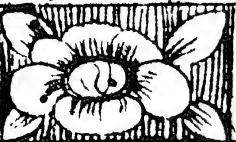
تہمکو اے قابل کمان و تیر کی حاجت نہیں
حال دل ظاہر ہو کچھ تقریر کی حاجت نہیں
بجلی ہمارے خرمین جانپر گراے کیوں
جو دل کہ جل رہا ہے آد سے پھر جلاؤ کیوں
بستون ہے پر نشان کو کہن ملتا نہیں
ایو یوسف کا عزیز د پیر ہن ملتا نہیں
ظلمت میں کسی دن ہمیں بلواؤ تو آئین
وہ چاند سا چہرہ ہمیں دکھلاؤ تو آئین
ہر دن کہنی بنا چہرہ میں شہرہ صلت پلا چکے ہیں
نہیں تو جمال عاشقی کا تمام خستہ بننا چکے ہیں

بہر قتل عاشقان کافی ہوا بر دو و مرہ
کیا کہوں محسن بقول رند اپنا حال دل
یون سکر کے برق سے دندان دکھاؤ کیوں
دکھلا کے منہ کو پر دے میں پھر کیوں چسپائیے
تجد باقی رہ گیا اور کر گیا مجنون تنصا
روتے روتے صورت یہ مقبوع اندر چو گئے
مطلب ہر دم و لگا اسو بر لاد تو آئین
تو تم دیکھ کے ہلکو جو نہ شہر ناؤ تو آئین
ہمارے گھر میں ہر اکہر ہن جمال اپنا دکھا چکے ہیں
شکستہ ہر ہا چہرہ میں بیزار دل بھی دکھا چکے ہیں

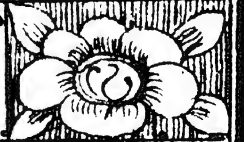
روایات

کیون نہ بجا میں بھلا غیرت اختر آفسو
کام ہر کارہ کا کرتا ہے مرا ہر آفسو
آہ گردون پہ گئی ٹھہرے زمین پر آفسو
صدف انکھیں دم گریہ ہو یکن گو ہر آفسو
دہن شست کو رکھ دینگے بھگو کر آفسو
یاد میں تیری ٹھہرنا نہیں دم بھر آفسو
بھڑین بادہ کی طسرح شہیدے ساغر آفسو

یا بہین رشک مری بسے شب بھر آفسو
دل کی دیتا ہر خبر اٹھ پہر فرقت میں
جستجو ہلکو جو تھی ارض و سما میں تیری
تھا آہ بر ترے دانتوں کا جو اے بحر جمال
جوش گریہ ہر جو یہ جوش جوش جن میں اپنا
جعد آؤ غدہ فراموش خدا را جلد آ
بحر میں دختر مرز کے جو ہون گریان ساقی



منہ دکھائے نہ خدا درالم کا محسن
ہاں بہا میں غم شبیر میں شب بھر آفسو



ندینا اسکی قیمت مفت ہی میں ایسے لیلو

دل مخزون کو دیتا ہوں نہیں بہر شہ لیلو

مجھ چپکے سے بوسہ عارض پر نور کا دید
چلے آتے ہیں مشتاق شہادت سیکرہ و عاشق
اچھتے کیوں ہو بل کھاتے ہو کیوں لینا ہو گر کو

کسی سے میں نہیں کہنے کا ہرگز تم قسم لیلو
کر سے کچھ کر تم باتھ میں تیغ دو دم لیلو
یہ دل موجود ہواے گیسو پر تیغ و خم لیلو

سدا فراموشی اگر منقلب ہو ستون میں یار محسن
وٹھو جلد ہی سے ادویہ مغان کا ترقہ و لیلو

عارض سے ہو تم جو اٹھا و نقاب کو
کریان جو دیکھے مرے چشم پر آب کو
سبھی کا رتبہ صاحب ام الکتاب کی
بوسے جو اپنے عارض سیمین کا سہر
اسنے کیا خراب مجھے ملے یار سے

حیرت ہو آئینہ کی طرح آفتاب کو
دیکھا نہیں ہو جسے برستے سحاب کو
سبھا ہو جسے خوب خدا کی کتاب کو
دینا زکوٰۃ فرض پر اہل نصاب کو
کیا دون غامین اس لٹا خانہ کو

محسن میں اس کے ہاتھوں سے اربکے تنگ ہونا
سبھا و ن کس طرح دل پر اضطراب کو

صورت گیسو پریشان ہو بھویدہ دل نہو
یہ فیما اور یہ فروغ او شکو کبھی مل نہو
حرف مطلب سے کبھی لب ہو نہ میرا آشنا
وید روئے یار سے عاشق بین محروم نہو

کا کل پر تیغ جانان پر انرا مل نہو
نور چین کر روئے جانان سے مکمل نہو
جلوہ گاہ حرص میرا سے خدا یہ دل نہو
گر نقاب اف جانان در بیان حائل نہو

مغفل جانان میں ایدل کیا یہی انصاف پر
غیر جائین اور محسن جانے کے قابل نہو

دل کی یہ تمنا ہے کہ سرتن سے جدا ہو
تسلیم کو خورشید جمکا دے سیر تسلیم
دہو کہ یہ نظر آتے ہیں بل صورت گیسو
تم دو گے مجھ بوسہ یقین کس طرح آئے
ہاتے نہیں کیوں گھر میں مرے خوف ہو کسکا

اور جان کا تقاضا ہو کہ قاتل پہ فدا ہو
کوٹھے پہ جو وہ رشک قمر جلوہ فرا ہو
بولو تو اجی صاٹ کہ کیوں مجھ سے نفا ہو
دہا ہو عیار ہو پھر مگر و دغا ہو
تم لیلو قسم مجھ سے اگر کچھ بھی دغا ہو

کعبہ اوندہ محسن کہ مددگار خدا ہے
جب تک کہ نجات نہیے اوس بت سے نیا ہو

عناقیب ایک بوسہ کیجئے مشتاق حیات کو
گوارا دل پہ کرتے ہیں فیض سے کولاست کیے
وفا میں تھے کرتا ہوں دغا تم مجھے کرتے ہو
خدا را اے بت قاتل تہہ شمشیر کر جھکے

نہوئے خلق عالم بین زمین آسمان محسن
نہ کرتا خلق گر خالق رسول پاک طینت کو

متفرقات

نیم جان چھوڑ کے مقتل میں کہہ رہ جاتے ہو
اتنی ددر کر تو مجھ مریض ہجر کے دل کو
دار تلواری کا آنت اوز لگاتے جا کو
خلق کو برنج کو غم کو و فوہ دور و ہجران کو

زویف ہائے ہونہ

ہو نہ تیر صافی جانان کیا صفا آئینہ
فرط حیرت سے بنا حیرت کا پتلا آئینہ
و گیتے ہیں اوسین مکس عارض شفاف کیا
عکس بڑ جائے جو تیرے لکھا ہے رشک مسج
اے سکندر کب کیسے دیکھا ایسا آئینہ
رو بہر دے عارض جانان جو آیا آئینہ
اے سکندر ہر دل صافی ہمارا آئینہ
صورت طوطی ابھی ہو جائے گویا آئینہ

اوسین اے محسن نہیں گرد و کہ ورت کی جگہ
ہو صافی کی بدولت میرا سینا آئینہ

ہوا ہے بعد مدت آگے وہ مہر و جو نہانہ
نئے القاب سے ہر دم مجھے دہیا کرتے ہیں
عد و بے گرم وحشی شہنشاہ کرتے ہیں محفل میں
فلک سے بزم کے روشن ہر مارا آنک کا شا
کبھی وحشی کبھی مجنون کبھی نکستے ہیں بزم
جلا جاتا ہے ہر نار رشک کو دل شکل پر فزا

پلا دے جلد ایسا فی خدا را جام و مجسمہ

ہوا جاتا ہے اپنی زریست کا معر پرستانہ

جنون افزون ہو محسن در و دشت سبکی آہن
سنے جنون جو دشت کا ہمارے آگے افغان

رویف یا سے تھمائی

تجسما کوئی حسین نہ زمین و زمان میں ہر
اک شور الامان کا زمین و زمان میں ہر
وہ بجان جیتو ہے ترے دل کو ہر جگہ
ہوتی ہر جان غالب بجان میں و وقتاً

شہرہ ترے جمال کا کون و مکان میں ہر
شعلہ وہ میرے نالہ آتش فشان میں ہر
کعبہ میں ہر کبھی کبھی دیر بجان میں ہر
ساتی وہ کیفیت ترے محل روان میں ہر

محسن مرے مکان میں تشریف لاکھوں
اگلا سائب اثر مرے آہ و فغان میں ہر


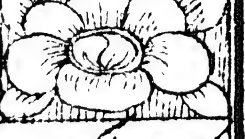



سہ پہر ہمیں ہی تو مری قدس و وفا سفر میں
پزیرشیاں جان سو ہر ہم ہر دل سو وہ زدہ پنا
ترے دندان و لب کا سر کے شہرہ بحر و مدین
کہوں کیا فیض تیرے مدحت دندان صافی کا

مرے دیوان کا ہر صرخ رشک شہروز میں
ہلائے جان دل بجان خیال زلفش بگون میں
گنہ کا اپ ہر ہرہ دل یا قوت پر خون ہر
مراجہ شعر ہر وہ رشک سلب در مکتون ہر

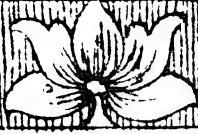
چکھائی موت کے لذت تھما سب کو تو محسن
نہ دار لہ نہ اس کند نہ ہم سے نئے فریدون ہر

شب کو تابندہ جواو نکے کان کے ہالے ہوئے
پہر باؤ کا سامنا ہر پھر چلے آتے ہیں وہ
بادن کو ہر ہر قدم پر لغزش مستانہ تھی
البت گل میں وہ روین اشک گلگون بلبل
گرم جوشی کر کے غیر واک جلاتے ہیں مجھے
کاؤ گاؤ آنے لگا لگے ہیں میرے وہ جانچان

دیکھ کر شہر نہ دہ او کو چاند کے ہالے ہوئے
گیسوئے پر خرم کو اپنے دوش پر ڈالے ہوئے
رات کو مری پیکے صاحب تم جو متوالے ہوئے
سانگل بوستان میں خون کرتھا ہر ہوئے
شعلہ رویان جہاں آتش کے پرکھا لے ہوئے
صاحب تاثیر بارے اب میرے نالے ہوئے

	<p>جام دل محسن شہاب بخرومی سے بھر گیا دیکھ کر وہ چشم میگوں ایسے سو اچھے</p>	
<p>تسین تو جانمان خون دل عاشق بہا نا انھیں قدر نظر محفل نین اب مجھ کو جلا نا پلاوے جلد ایسا مگر اگر باوہ پلا نا ہو بجرا نہ بیت کا فرماوہ دستا نہ ہے</p>	<p>خاک کا دست لارک میں لگانا اکسا نا ہو عدو کور وئے آشناک کا بوسہ نکلیں دیو کہیں لہریز ہو جائے نہ جام زندگی اپنا کھڑا ہی دست بستہ ایک عالم چار سو اوکو</p>	
	<p>جگر پر چل رہی ہے یار کی تیغ نظر محسن دل پر داغ اپنا تیر مرزگان کاٹا نا ہو</p>	
<p>نکالوں دل کی کیا حشر بھلا جوت کی کیا بشر تو کیا نہیں ممکن کہ واق جا کر سنا مرے بھی واسطے صاحب کوئی خلوت نہ تھا تیرے آگے نہ تھکے نہ مہر پر ضیا تھکے</p>	<p>مکان میں ایک دم میرے قدم اتری لقا تھکے تھکے کسکو توہ دیتا ہر اپنے گھر میں بیظلم پٹے غیار توہ شب نئی خلوت تھرتی ہو عجب کچھ حسن بخشا ہر خدائے حسین تکو</p>	
	<p>نہ تھکے ایک دم اگر مکان میں اوسکو ایجاب اب محسن پہ جان نزار اگر کہیئے کیا تھکے</p>	
<p>ایک دم ہین کہ ہین تنگ کر نظام دستم سے مجھ کو یہ توقع تو نہ تھی تیرے کرم سے فردوس کعبہ سے گستاخ ارم سے اس بزم کی رونق ہے فقط آپتیم سے</p>	<p>ایک دم ہین کہ ہین شاد توہ ہر لطف و کرم سے ہوں فرط کد سے مین سبز ادا رہنم سے نسبت نہیں امت ترے کوچہ کو اویست جسد نہ ہوے آپ توہر باوے صحبت</p>	
	<p>دلی عشق نے اب قید نہ امت سر زانی ہر کام مجھ دیر سے محسن و حرم سے</p>	
<p>اوس دل میں باد غیر کی کھینے کہاں کھینے یک شب کہی نہ گھر میں مرے میمان کھینے پھر یہ زمین لہر نہ کوئی آسمان رہے</p>	<p>جس دل میں عشق آپ کا جا ناں ہے تم تو مکان غیر میں برسوں رہا کئے کچھ نہ فریق یار نہیں گراہ شعلہ زن</p>	

مرث کے بعد آپکو دیکھا ہے میں نے آج ایک عمر آپ غیر کے گھر میں نہان رہی

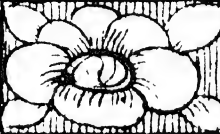


محسن رہوں میں منت محمد میں تر زبان
جب تک مرے دہان میں گو بازبان رہے

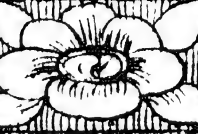


میرے سینہ پر بہان کا پ سا لہرا ہے
پھر مجھے بخت سیہ روز سیہ دکھلائے ہے
میں تو تیرے لڑکا نہیں بن چکا تھا
شکل غنچہ ایصا دل کی کلی کھلائے ہے

زلف تحریک صبا سے ادسکی وان بل کھائی
پھر ترے عارض پر گیسو سیہ بل کھائے ہے
ناصحا بک بک کو میرا سفر ناجح کھائی ہے
بوسہ دیتا ہو گل رخکا جو وہ غنچہ دہن

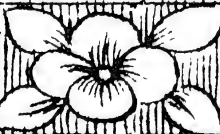


خانہ دشمن میں محسن انکا شاید ہے گذر
خود بخود اپنا دل شفتہ کیوں گھبرائے ہے

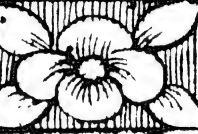


تمہیں ہو خانہ دل کو مرے بسکا ہوئے
جگر کو تھام کے پھرتے ہیں بلبکا ہوئے
تمہارے تیغ ادا کے ہیں زخم کھٹا ہوئے
چلے ہیں کوچہ قاتل میں سر جھٹکا ہوئے

تمہیں ہو انگھون میں ایجا بجان سماؤ ہوئے
ہوئے ہیں خجرو دار و ادا سے ہم زخمی
ہمارے سینہ میں ایجا بجان ل و جگر و دلو
ہو اہو شوق شہادت جواب گریبان گیر



اوٹھا سکا نہ جسے آسان بھی ام محسن
وہ بار عشق ازل سے ہیں ہم اوٹھا ہوئے



ہوئی ہو کو فسی جبہ سے خطا سنو تو
ہیں گے کرے ہو مکر و غاسنو تو سی
کہہ کر گئی وہ تمہاری جیاسنو تو سی
ہمارے پاس بھی تو ذرا سنو تو سی

ہوئی ہو کیلئے مجھ پر خطا سنو تو سی
ہمیں چکرتے ہو جو روحا سنو تو سی
عدو کے سامنے آئے ہو بے جابانہ
ہمیں بھی کرنا ہو کچھ عرض دل اپنا



ہمیشہ پھرتے ہو بتیا بکس لئے محسن
کیسکو آپ نے کیا دل دیا سنو تو سی



دل ناخدا اپنا شادمان ہو
لئے ہاتھو نہیں وہ ابرو کمان ہو

بہن میں لہجہ آرام جان ہو
مرثہ کہنے ہو سہی غیر مجھ پر

ترا چاہ ذوق ہے چاہ بابل
سناؤ گالیان جھکو نہ ہم

کمان خطا پیچہ نہ دھوان ہے
ہمارے منہ میں ہی صاحب زبان

بھٹکا دے جلد محسن اپنی گردن
شیدہ ادسکی تیغ امتحان ہے

ہو بلائے جان عاشق آشنائی آپکی
کہہ سکے زندہ نہ مجھ بیجان کو انگوٹھک سچ
بیکلی سے بیکلی ہے دل کو انگوٹھ نہ
جان دول سو ہوں تصدق پہ پہ جان

آشناؤں پر نیکان ہے یو فانی آپ کی
دیکھ لی بس دیکھ لی معجز نمانی آپ کی
جسکو دیکھی دست دشمن میں کلامی آپ کی
ہر رنگ ریشہ میں سوغت سمانی آپ کی

کیلئے بھرنے ہیں محسنی آپ ہر دم آہ
بچھے بھٹکائے طبیعت کسبہ آئی آپ کی

ہمارے رونے پر انگوٹھی روت آئی جاتی ہو
حسین کوئی ہو جب دیکھا محبت آئی جاتی ہو
عشرت ہو جستجو ہر دم دلا ہے سو ہو کو خوش
بست چلا کہ بھٹکو بھول جاؤں اکھلم دل

مردت آہی جاتی شہ محبت آہی جاتی ہو
بدل تو بان نہ تا ہوں طبیعت آہی جاتی ہو
جوانے والی ہوتی ہے وہ دلو آہی جاتی ہو
لیکن یاد بھٹکو تیری صورت آہی جاتی ہو

سو کے گورنویان جب گھر چوٹا ہو اور محسن
بشم کیساری سنگین ل ہو عبرت آئی جاتی ہو

آہو کی سی آکھیں ہیں ای خوش نظر ای
بستر پہ تڑپتا ہوں سدا صبر پہ اسمل
دیکھا ہو مگر باغ میں اوس غیر تگل کو
کرمی ہو غضب کی دل پر شور میں میرے

چیتے کی بھی دیکھی نہیں نازک کمر ایسی
اسے جان ہے اب شدت درد جگر ایسی
بتیا ہو کیوں آج نسیم سحر ایسے
حزب کو کمان پائیگی نابرسق ایسی

بدنام ہو ملعون ہو جو پیش خلا کتی
دنیا میں چلے چال نہ محسن بشم ایسی

طبع انجسب یا رہ ناکل کبھی ایسی تو نکتی

غیر حالت مہری ایدل کبھی ایسی تو نکتی

اے تو ہر بات میں توتیخ و کھانا ہے مجھے
 عکس رخ نے تیری اس مہر بڑا دی تو میر
 دن شہادت کے مرے آئے ہیں شاید نزدیک
 تیری عادت بت قاتل کبھی ایسی تو تھی
 روشنی سے اکا کل کبھی ایسی تو تھی
 ہوس کو یہ قاتل کبھی ایسی تو نہ تھی

زونق افزا ہے ترے بزم میں محسن و دہماہ
 پیش ازین رونق محفل کبھی ایسی تو تھی

بہ مغلو کی کی و ہشت ہونہ خوف تنگدستی ہو
 بتوں کو دیکھ کر شان الہی یاد آتی ہے
 کسیدن جلوہ دیدار سے اپنے مشرف کر
 کسکے بلال بطلع معانی ہم نہیں پاتے
 عجب کچھ رنگ کی محسن ہماری فافہ سی
 ہماری بت پرستی زاہد وایز و پرستی ہے
 ترے دیدار کو ایک عمر سے خلقت تری ہو
 جسے دیکھا بتی یا نال صورت پرستی ہو

کبھی ہمیں بہار آئی کبھی فصل خزان آئے
 کبھی آباد ہو محسن کبھی ویران یہ بستی ہو

وفا کی چاسند استے . جفا کی
 بینج و عالی طبیعت ہوں کہ ناش
 انجھتا ہر دل عاشق سے ہر دم
 کیا ہو غیر کو جب ذبحہ تو نے
 رسانی دست و پائے یار تک ہو
 بتوں میں ہے عیان جلوہ کا
 جو تھی شط محبت خوب ادائی
 رسائی ہو مرے فکر رسائی
 ترے گیسو میں شوخی ہے بڑائی
 چہر می دلپر مرے قاتل چلا کی
 عجب تقاریر ہو رنگ حنائی
 عجب کچھ شان ہر اوس کبریا کی

یقین ہے ایک دن آئے حسن ناز
 لے لگا خاک میں یہ جسم خاکی

جدا مجھ سے میرا جو وہ نہ چین ہے
 جگر خستہ ہے اور خاطر حزین ہو
 تو مستاب ہو یا کہ مہر حسین ہے
 عجب تفرقہ تو نے لے چرخ ڈالا
 دل ناز بیتاب و اندوہ میں ہے
 مجھے چین فرقت میں اکدم نہیں ہے
 بشر ہے بری ہے ویا حور عین ہے
 کہ میں ہوں کسین یا نہیں کہ میں ہے

کہوں چشم جانان کا کیا حال محسن

کبھی چشم گین ہے کبھی شدم گین ہے

سجھو کی زبان پر تری گفتگو ہو

شب روز تیری مجھے جستجو ہو

اگر آرزو ہو تو یہ آرزو ہے

ہر اک گل میں ایک ترانہ ہو

جان میں سجھو نکو تری جستجو ہو

تراوہیاں ہو جھکویں لحظہ ظالم

مے ٹانے ساقی ہوا ویاہر ہو

ترانوہ ریشم ہر اک رہ میں ہو

معطر دماغ او سکا ہر دم ہے محسن

جسے الفت گینوے مشکبو ہے

کوئی تدبیر تباہ مجھ مر جانے کی

غیر حالت ہی بدیر و ترے دیو کی

بشان کچھ بڑا کبھی ہے نام خدا شانی کی

شکل ایک عمر سے دیکھی نہیں مینا کی

نہ رہی راہ کوئی یار کے گھر جانے کی

آج کل جو شش جنون او سکا بڑا جاتا ہو

کچھ زلف رسا تک جو ز ساقی او سکی

فرقت یار میں تائب رہی ہر سون ساقی

حیف جل جل کے وہ دیو جانکو اپنے محسن

بزم میں صبح کو پروا نہ ہو بروائے کی

اور شراب راہ سے بہر فلک اختر بنے

یار کے دل میں کیصوت سے اپنا گھر بنے

ہو حذف ہر حرف ہر نقطہ مرگو ہر بنے

بعد مر دن میری مٹی سے اگر ساغر بنے

میرے درد راہ سے ہیں گنبد اختر بنے

خانمان اپنا بگاڑا اسیلے اسے ہر جو

کو ہر دندان جانان کی اگر لکھنؤ صفت

وہ شکستہ دل ہوں یساقی بچ گیا ٹوٹ جا

بے طرح بگڑا ہو مجھ سے آج یار جنگجو

دیکھئے جانیر بنے محسن کہ اس دل پر بنے

دستہ ہیں سنگ شجر تک بھی دہائی تیری

شکل اللہ نے کیا خوب بنائی تیری

ہاتھ میں ہوتی اگر یار کلابی تیری

تو خدا سب کا ہو چنی ہے خدائی تیری

ایضہم چھپے قصدی ہے دل جن بشر

رات دن میں کف افسوس نہ ملتا گھر

تو نگر غیر کی دانتہ بڑائی ہر گز نہ
اے دل زار سے میں ہے بھلائی تیری



تو تو اک عاشق نادار و حنین و محسن
مخمل یار میں کیونکر ہو رسانی تیری

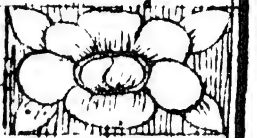


فراق یار میں چین اے دل شاد کیا کج
عبث بیٹھے بٹھائے آپکو برباد کیا کج
نہ دید مجھے ترپ کر جان تو اویسیا دیا کج
نہ دل دیجئے تجھے تو اے ستم ایجاد کیا کج

بجز آہ و زلفان و نالہ و فریاد کیا کج
دکا کر تجھ سے دل اپنا ستم ایجاد کیا کج
بہار آتی ہے گلشن میں کیا قید نفس مجھ کو
کہاں یا دیکھا تجھ سا خوبصورت آج عالم میں

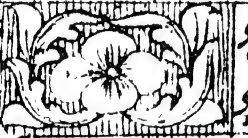


تنہا ایک بھی اپنی نہ بڑائی کسی صورت
کلمہ بخت زبون کا محسن شاد کیا کج

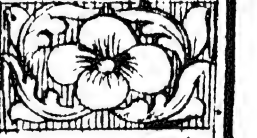


اے کتبہ میں قسمت بطرح تقدیر پھرتی
ان آنکھوں میں تو تصویریت بی پر پھرتی
چمن میں شاد ہو کر بلبل و لگیں پھرتی
ہماری رنج بعد مرگ تو تقدیر پھرتی

مرے حلقوم پر تیغ بتوی پر پھرتی
عبث دھوکا دے تجھ کو مردمان چشم کا نہ پھرتی
کئی فصل خزان کد سبز آب فصل بہار سی کی
تلاش یار ہر جانی میں ہر دم گرد باد آسا



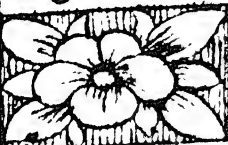
وہ قاتل تیغ کو کھولے قاتل میں پھرتا ہو
اجل سر پر مرے اے محسن و لگیں پھرتی



موت بھی صورت سے میری دوستو بڑا کج
قل عالم کو کیا جس سے یہی تلوار ہے
قہر جو رنقار تیری اور بلا گفتار ہو
مرجع عالم مقرر آستان یار ہو
کیا ہی برش رکشتی ایقاتل تری تلوار ہو
ایک دن تیرا گلا ہو اور مرے تلوار ہو
یہ حلب ہو یہ حبش ہو اور یہ تانار ہو
میرے گھر میں آپکو لائے میں کیا انکار ہو

آج کل مجھ سے جو آزمدہ مراد لار ہو
کب ترے عارض پہ قاتل ابرہہ کو خمدار ہو
اے دل پا پال ہو اوس سے جگر انگار ہو
جن و انسان کچھ دیکھا میں حاضر ہو دھان
ترجہی نظرون سے جو دیکھا وہ بسل مہنگا
مانگتا ہوں بوسہ ابرو تو کشتا ہر دہ شوخ
عارض و گیسو و خال رخ کو دکھلا کر کہا
آپکو محبت کے قابل کیا نہیں میں جستہ دل

تہ نہ جھکا کر غیر کو دیتے ہو بوسہ ہر گھڑی
ایک مجھے دینے میں صاحب کیا نہیں انکار



وصف ہر عارض جان سے امر محسن علی



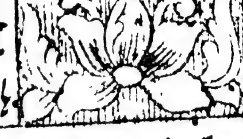
صغیر خورشید اپنا کاغذ اشعار ہے

ایک نڈت سے میں چلا تا ہوں سانی سانی
میکے پیچھے سے ہوئی خانہ خرابی سانی
میں تو رہی جاتا ہوں اللہ ہر شانی سانی
ایک چلو ہے مرے واسطے کافی سانی
تو سمجھنا نہ مجھ سے دست و شرابی سانی

بھگو دیتا نہیں کیوں لاگو گلابی سانی
خانہ بچکے کے بادہ کشی عالم میں
گو کہ بیمار شدت ہوں مگر ساغرے
جام لہریز کی پینے کی نہیں تاب مجھے
بادہ پیتا ہوں فقط غم شکنی کے خاطر



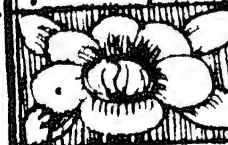
جی میں گرا کے تو ایک جام پلاوے اوکو



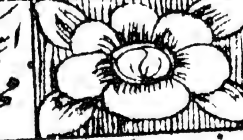
ہات پھیلانے کا جس میں عادی سانی

موجود ایک جا قمر و آفتاب ہے
عاشق ترا مسافر پا جہ رکاب ہے
حق میں ہمارے آج ہی روز حبیب ہو
لاؤی ہمارا شافع روز حساب ہے

ساتی بغل میں مات میں جام شہاب ہو
امی شہسوار عرصہ خوبی دکھا جمال
کن گن کے تارے کاٹ رہے ہیں فراق
ہم کو حساب حشر سے اصلاً نہیں ہو خوف



ایسا جواب تجھ سے نہ ہو گا کی طرح



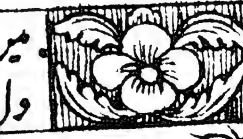
محسن ہر ایک شعر مرا لا جواب ہے

روئے میر میں نہ رخ مہر پر انوار میں ہے
طرفہ عیاری ہمارے ہی بت عیاریں ہے
لذت قند مکر تری نگار میں ہے
یہ سیدہ بخت خم کا کل خمدار میں ہے

زوشنی جیسی ترے جلوہ رخسار میں ہے
دل چور الیتا ہو آنکھوں سے ملا کر نگہ میں
کیا مزہ دیتا ہو اسے پار جھگڑنا تیرا
دل شیدا کامرے اور ٹھکانہ ہو کہاں



میں ہی تنہا نہیں پابند بلا امر محسن



دل ہزار دن کا پھنسا کا کل خمدار میں ہے

چمن آنکھوں میں ایک پڑ خابن ہو

لڑکے نہان نظر و نبر وہ رشک چمن ہو

گنوائی بہر شیرین جان شیرین
برے خوش قاستی پر مین فدا ہوں
کیا مانگوں کو سیدہ تو فدا ہوت

عجب نادان تو ام کو کہن ہے
ڈھلا سانچے میں ہر عضو بہن
خدا کا قہ تیرا بانگ بن ہے

درا کرتا ہے مجھ گھر خن کا
اسکان محسن اب ر شک چمن ہے

جان تمہی فدا صرت پروانہ کریں گے
میتابی دل کیا ہے جب ضبط ہو اپنا
اے شمع دل افروز ترسی آتش غم میں
خوش ہو گے اگر ہوسہ میں دگر کو لیں گے

اے شمع خوجان کے پروانہ کریں گے
کیسے تو تہہ تیغ بھی تڑپا نہ کریں گے
پروانہ صفت جلنے کی پروانہ کریں گے
ایجان خفا ہو گے تو مانگا نہ کریں گے

ہم نقر کے دولت سے غنی ہو گئے محسن
خواہش تری اے دولت دنیا نہ کریں گے

برا کیوں حال پوچھیں نامہ بر سے
ہو کے پنهان جو تم میرے نظر سے
خدا کے یاد کو دل سے بھٹلایا
کیا کس کے مکان کو تنہ آباد

اونہیں کیا کام ہے میری خبر سے
بہینگے اشک اپنے چشم تر سے
لگا کر دل بتان سیمبر سے
کہاں تھے جانجان تھیلے ہر سے

تہارے دید کا طالب ہو محسن
اوسے دیکھو عنایت کی نظر سے

یار بنا تو عاشق شاہ امم مجھے
اب چاہیے حضور کا لطف دکر مجھے
ہوں دولت وصال محمد سے بہرور
زیر فلک وہ میکش عالی دماغ ہوں

اصحاب و آل پاک کا دی داغ غم مجھے
اس چرخ نے دیا ہوا الم پر الم مجھے
خسر و گالنج چاہیے نہ تخت جم مجھے
مانگوں تو اپنا جام ابھی دیکو جم مجھے

روز جزا میں ایدل محسن یقین ہے
دے گی نجات الفت شاہ امم مجھے

خبر ہو شہ طبلار یب بستہ اگر لیئے	اثر روز جو کچھ نالہ رسا کر لیئے
زبان کو کھو لو گناہین نہ بد دعا کر لیئے	بہت ساوندہ آنا مجھے خدا کر لیئے
ہمارا خلق نہ تھا خبر جفا کے لیئے	بعد کو قتل کیا تو نے کیسے قاتل
قبل ہو مہینہ و فرخ بھی آشنا کر لیئے	کمان پسند ہو بے یار رخت الماوا

نکلے کو چہ جانان سے ہم نہ اے محسن	نکالا اوس نے ہمیں نالہ و بکا کے لیئے
-----------------------------------	--------------------------------------

ہو قلب و جگر مائل فریاد ابھی سے	آغاز رختہ بین ہوں ناشاد ابھی سے
دونا ہو صنم حسن خدا واد ابھی سے	وہ چند ترا حسن جوانی میں بڑا بیگا
جھک جانے لگا ہو قد شمشاد ابھی سے	آیا نہیں گلزار میں وہ سر و خرامان
گلشن میں بگر جمع ہیں نیسا و ابھی سے	اے بلبلو گو فصل بہاری ہو بہت دور
ہو خاطر ناشاد و مزی بنا و ابھی سے	کل آنیگا ذہ راحت جان نہ ہو کہیں

شاگرد ہو گو حضرت انس کا بیہ محسن	پر لوگ اسے کہتے ہیں استاد ابھی سے
----------------------------------	-----------------------------------

مرہ ذریر سے بارانگہ بنے تیغ بران ہستہ	پھر اہل ہر کے زخمی کو چہ زلف پریشان ہے
سمندر پانی پانی ہو کر نہ لکھو طہ فنان سے	کر کے کیا انہر باران چار چشمی چشم گریان سے
خدا کو نہ دکھانا تو دور و جوان غریبان سے	سبنا لوت تیغ شہزادہ کو بہت کونہ مرا مانو
عیان ہونہ ح کا طہ فنان پر جو نیم گریان سے	نرمی خرقہ میں گر گر یہ کرین او نماز مہر خونی

خلاق یار میں جگر چھو کیونہ دل سوا محسن	جلا و فون میں بین آسمان کو آہ سوزان سے
--	--

کہو تو کینک تہا غریب فانیہ و بکا کرین	رہینے کینک ناول نوزدین جہ کینک سہا کرین
فلک نہو اگر جناب عیساکر ہمارے دو اگر نیلے	ہمیں ہو یار می خست نہ ہو گی ہکو عزیز و حبت
دکھاؤ عارض شتاب ہو علینکے جبکے عاکرینکے	فراق کے کب ہو تاب ہو نہ شنگی ہو غدا ہو کھو
نہ دکھو شیدہ بنائیں گی ہم نہ نام الفت لیا کرینکے	گلی میں شیر ز جانیں گے ہم نہ بار غم کو بٹھائیں گی ہم

دل حزین کو نہ اپنی محسن اسیر دم بھلا کرین گے

کبھی دیکھیں گے شکل گسودہاں بھید کے مثل شانہ



متفرقات

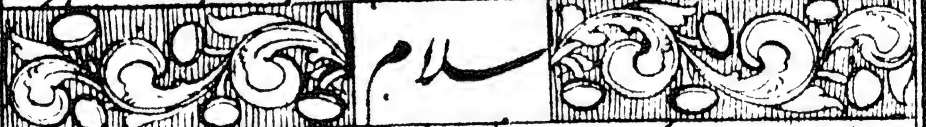


اگرچہ محتاج ہوں بظاہر طبیعت اپنی دے غنی ہے
 کر دنگا اپنی کو آپ کٹے بہدات ولین سکر تھی ہر
 دوان ہو ہر خط کبر نخوت یہاں ہمیشہ فروتنی ہر
 دے جمال نہیں تجھ سے دل ملا پھر جاے
 گلے پر آپ کا گر خنجر جفا پھر جاے
 ہزار بار مرے سے گر ہما پھر جاے
 تو کیا کیا جوش میں اپنا دل دیوانہ آتا ہو
 نہ روشن شمع جوتی کو نہ یان پر دانہ ہوتا ہو
 کوئی دم میں بیان ساقی لیکن جاننا آتا ہو
 تو دے موتی کے براک سمت نکالتے جاتے
 بھلا کیوں نہ لون میں بلائیں تمہاری
 بلائیں نہ کیوں لین بلائیں تمہاری
 دوسے یاد ہیں سب جفا میں تمہاری
 جان کس طرح مرے جسم میں بیان رہی
 دل میں باقی نہ تمہارے کوئی ارمان رہی
 مدتوں آپ پر مرنے رہی قربان رہے
 میں ہی عاشق ہوں تمہارا بھی کچھ دھیان نہ
 نہ اک دن آپ یوسف کی طرح بازار میں آئے
 جو وہ گل پرین سرور دیوان گلزار میں آئے
 پیشوائی کے لیے اشک گمراہی کے

نہیں شہ دولت کی جگر پر انہیں ہے شہشت کی لچرینا
 فراق جاناں شمارا ہی ہزار دن صد نہ دکھار ہاں
 اب نہیں ہے محسن جفا کی عادت نہیں تھل ہوا درفت
 تمام خلق اگر غم سے دلر با پھر جاے
 نصیب جاگ اوتھے بخت جی مرا پھر جاے
 پھر سے نہ بخت زبون اپنا بیگمان محسن
 مجھے جسم خیال نہ گرں مستانہ آتا ہو
 گد زب ہو ہوا ہر بزم میں اسے شمع و تیرا
 نہر جاے دل مخور محسن تو نہ مضطر ہو
 تا دربار اگر اشک بہاتے جاتے
 مجھے ہاگئی ہیں ادائیں تمہارے
 بلاؤں سے ہو بڑھ کے اے گیسو کو تم
 نہ بھولیکا محسن نہ بھولیکا محسن
 تم ہو دو درجو انگوں سے مرے اکٹھ پر
 جس طرح چاہو تو جھکو ستاؤ بخدا
 آپ کو کچھ نہ ہوا دیہان ہمارا صاحب
 دولت وصل سے کرتا تو ہر غیر و کو نہ مال
 خیر یار کیو آئے نقد لیکے جان و دل عاشق
 گلو پر اس پر جاے ہر یک شمشاد کٹ جاے
 ضعیف وادھ نہ سکے ہم وہ لگے جب جانے

چال کچھ اور ہر گرفتار کا ہے ڈہنگ جدا
اشفاق نو بہنوں کے سزا دار ہیں رقیب
چاہت تھی ہوئی ہے کسی نوجوان سے
غیر دن کی تمہیں چاہ مجھے چاہ تمہاری
ایجان کو صبح کو آنے ہو کمان سے
دل سو خیال گیسوئے پہچان نکالیں
دلگوں کین مرے حاصل ہو طبیعت کو سرور
بلغ فردوس میں عاشق نہ ترا ہتا ادا
دیکھتا ہوں میں جو تیرا ہی دم بھرتا ہو
ہو گئے خلق انسان نہان کیسے کیسے
نہ آبل نہ تارخ نہ سوا اپنے قہن
کہ تر ہونا تر املکن نہیں اور محسن مخزون
محسن بھی جہم کے رہ گیا مانند نقش پا

اندھنوں آپ توانے رشکو تو مری چل نکلے
ہوئے ہیں ظلم یار کے بھیرے نئے
محسن بنیں گے شمع کے دفتر کوئے
کیا بات مری جان ہو دالندہ تمہاری
ہم دیکھتے ہیں شام سے یہاں اور تمہاری
یہ آستین کے سناب ہیں انگونہ پالو
کی صورت نظر آجائے جو صورت تیری
ایضہم حورون سے گر ملتی شہادت تیری
کون ہو جسکو نہیں یار محبت تیری
حسین کینے کیسے جو ان کیسے کیسے
ہوئے شاعر نکتہ دان کیسے کیسے
کہ ابو محفل جانان میں تعمیر دلی رسانی ہو
کو چہ میں اد سکے سیکڑوں اُسے چل گئے



سلامی کر بلا میں آج شہ پر کیا مصیبت ہو
لگا جب دیکھ کر نے شہر تو حضرت نے فرمایا
کلا یہ کسکا ہو میں کون ہن کھلی امانت ہو
مسلمانی کا بھی اپنے نہیں کچھ پاس ہو تجھکو
ہلا کر گھر سے جھکو قتل کرنے کو کمر باندھا
نہیں معلوم ہے بیشک نواسہ ہوں محمد کا
کما زینب و جب آئی صدائے العطش و غیر
زمین ہو یا فلک پہنچا ہے اب نیکو زور کا شہرا

ستم ہو سچ ہو غم ہو غلٹی ہو سخت آفت ہو
نہیں کچھ حولیں تیرے اولعین جو تیار ہو
نہ جانا یہ شہ عالم ہے سلطان امانت ہو
پڑا کرتا ہو کلمہ اور یہہ کیسی عداوت ہو
یہہ کیسی میری خدمت ہو یہہ کیسی بی عت ہو
مجھے زور نبوت ہو مجھے زور ولایت ہو
بھلا پانی دیا ہوتا کہ فتنہ شفاعت ہو
کہ بیٹا ہو علی کا اور مان خاتون جنتا ہو

انہ جھنڈا اوٹھا کر لڑتے مانگی پیعہ عاشق نے

خدا بخشنے سے جنت میں مرے نانا کی بہت خوشی ہو

ہیں مردانِ وہ پائیکا صلا میں باغِ جنت کو
جسے کہتے ہیں محسن و دو تو اک مراحِ حق ہے

کتابخانه عمومی

علیٰ ذی شہادت کو بھلا محسن تو کیا سبھا
چہان کے عقل حیران ہو علم جاہلین او سکو
بیشک جبرحت و بہت کا ہر صغیر حیدر
لیون نہ اوقات دو عالم سور لاہون محسن

میں سبھما مالک کو تھر دیتی ہے طفا سبھما
کوفی بندہ او سو سبھما کوفی او سو خدر سبھما
دین و دنیا میں دو عالم کا ہر بہر حیدر
رات دن در و زبان رہی حیدر حیدر

جس نے چدر کا مرتبہ جانا
وہ نعم کے لیے کوئی جمن

دردنوعالم کو پیشوا بنانا
نام حیدر ایسا شفا بنانا

قبر حیدر کی زیارت کا مجھے عشق جو تھا
ہر جھمکا سے ہوئے فحشہن در در و خدہ پہ گنا

تبر کو دیکھ کر گمراہ کہ عین نور سمن ہوا
دو قدم بھی نہ چلا تھا کہ یہ عاتق کو کنا

بے ادب پانہ اینجا کہ عجب دور گاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضہ شائیندا است

علی کے نام پر جن و بشر کی جان قربان ہو
علی غنیمت کو نیا ہو علی تجر غم یزدان ہو

علیؑ جو جان و دل سب کا علیؑ جو دین ایمان
علیؑ حسنؑ جو عالم کا علیؑ کا سب چہاں جو

علی کا نام بھی نام خدا کی راحت بہان ہو
عصائے پیر ہو تیغ جوان ہو حریر غفلان ہو

بسم نام ناجی نبی شی محمد صغر حسین صاحب خلیف الصمد جناب شی محمد اودنا محرم حال

مرے مانو صاحب جو میں فیض میں
سچ نام کا ادنیٰ محسن ہو یہ

حسن و نیکو حامی ہیں یادِ حسین
محمدؐ کے ہیں سبطِ اصغر حسین

قطعه تاریخ تولد خواجہ حسن علی عرف خواجہ رسم علی مصنف

مے گھر میں فربز نہ پیدا ہوا
بہوئے دلگوں میرے نہایت خوشی
تولد ہوئے آج رسم علی
لکھ باسہ بخت محسن نے سال

ماوہ تاریخ تولد خواجہ حسین علی عرف آجہ اب علی مصنف

بخت جگر پیدا ہوا ہے ۱۲۹۷
قطعه تاریخ تولد ہمشیرہ خور مصنف

خوشی دل کو محسن ہوئی بی طرح
تولد ہوئے جبکہ خواہر مرعی
کھاسہ صرۃ سال با آفت نے یوں
ترسی نیک ہمشیرہ پیدا ہوئی

قطعه تاریخ وفات جناب حکیم خواجہ ان علی صاحب کا پونہ والد مصنف

قضا کی حضرت والد نے جسم
جگر تیغ اتم نے شوق ہوا لائے
سن فصلی بین سال مرگ محسن
کہا دل نے ذوق کیا ہوا لائے
جو یونہی دل سے سینے سال حیات
قضا کی اب مرے والد نے بولائے

قطعه تاریخ وفات خواجہ امداد علی صاحب براؤ کلان مصنف

بھائی صاحب نے کی قضا محسن
ہوش کیونکر رہیں بجا میرے
مصرۃ سال ہو دیکھے دل نے کہا
آہ بھائی بننے کی قضا میرے

قطعه تاریخ وفات جناب ہمشیرہ صاحبہ کلان مصنف

رہلت ہمشیرہ سے محسن علی
ہو مرے دلگوں نہایت رنج و غم
عمر منقوطہ سن ہو آشکار
رنج ہو غم ہو قاتی ہو دمدم

قطعه تاریخ وفات جناب منشی محمد مراد صاحب نانائو مصنف

جگہ اے محسن کیا نانائے میری مقال
حسرت اور داوریغا آہ و ویدہ لائے
سال فصلی بین کہا موزون تاریخ وفات
ہائے منشی ہائے منشی نامی لائے

ماوہ تاریخ وفات جناب مصنف

ہوئے اب داخل خلد برین ہائے
۱۳۰۷ء در حرم منقوط

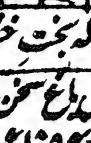
تقریظ و پذیر خیرتہ قلم جاو در قلم مقبول ذوالنہن منشی خواجہ صاحب بخلص سید احمد

اللہ اللہ حضرت محسن نے گلزار سخن میں کیسے کیسے گلہائے مضامین لکھے ہیں کہ ہر خوش فہم
دماغ ارباب مذاق معطر فرمائیں جن کوئی اگرچہ بوستان سخن سخن بین شاعر یگانہ ہو مگر اس
کا ذرا سخن کے مقابل میں اوسکا کلام بھی سبزہ بیگانہ ہو فردوسی طوسی اگر نہ مرقا تو اس
بوستان بے خزان کو چہ چہ کر فردوس کی ہوس نکرتا واقعی ہر مصرع اس دیوان کا لاجوہ ہوا و بہت
انتخاب بند شین چست ہیں و ز الفاظ درست فصاحت اور بلاغت سے معمور ہر تنقید و تعقیب کا کیا
نذکر ہو نام تاریخی سفینہ منتخب ہر نہایت انسب ہر نام نامی حضرت مصنف کا منشی خواجہ
محسن علی صاحب بخلص محسن لہ آپکا نو نگیر وطن آبائی کا پیو ہو اسیم گرامی والد ماجد کا حکیم
خواجہ احسان علی صاحب بخلص احسان مشہور ہو جناب حکیم صاحب م حرم فن طبابت میں اہل
کمال تھے علم حکمت میں بڑے فاضل تھے سقراط زمان سی بقراط دوران تم مصنف
صاحب کو استغناء نہ تھا ایسے گوہر بحر فضل و کمال سے حاصل ہے کہ جنکا شمار سید دیوان
فرستہ ہے ہم مبارک و نکاحا ہو لوی سید محمد عصمت اللہ صاحب حسینی نقادری اور بخلص
الشیخ ہو شاعر مسلم الثبوت و ہمہ دان میں سخنور نکتہ پرور و فصیح البیان ہیں لطف یہ
ہو کہ حضرت مصنف عمر نہیں بلکہ نام خدا و نوجوان ہیں لیکن کلام میں ہر صفائی اور مشاقی ہو کہ بڑے
برٹے شعر امشاق نگار ناخوان ہیں طبیعت خدا واد ہوا استاد ازل کی ابداد ہو یارب یہہ گلزار سخن
تیرتی بیار غنائت ہو سر بہرین رکش باغ جنان ہو اور تلبیس لب بوستان کا صرصر حوادث روزگار و ہفتہ محفوظ و
برکران ہو ایک مملکت تاریخ طبع دیوان سن سیوی میں نظم کیا ہو فارسی و الودکامہ چایا ہو نقطہ

اسے زہر عقل سلیم محسن عالی و فار
چون نہ خندہ اور دیکو شیدم و سال طبع
فکر تاریخ طبع میں ربو واز ویدہ خواب
شاعری کردہ دیوان یا گل ضمیر سلطنت
من دین تاریخ گوئی این گل دیگر شکفت
ناگمان شد چشم بند وخت احمد بخت



خواب بود اورا کہ بخت خفته ایش بیدار شد
آمد دیوان گل باغ سخن ہاتف بگفت



خواب بود اورا کہ بخت خفته ایش بیدار شد
آمد دیوان گل باغ سخن ہاتف بگفت



سبب مجاہد طبع دیوان کے اہم حسن اور خلوص تاج کا چھپنا باقی رکھنا تھا لہذا ہمزہ نوایح طبع دیوان اور مطلقاً سبب مجاہد

محسن غزل جناب مولوی سید محمد عصمت اللہ صاحب رشتہ

کیا کون احوال میں اس قاتل خود کام کا
خون کیا ہے اسے لاکھوں عاشق بدام کا
رب سے اس کے ہے زہر آبِ غریب کا
شراب پیلا ہے جو اس کے چشم خون آشام کا

ہوش اڑتا ہے ملک پر خوف سے ہرام کا
اب زمانہ جا چکا ہے راحت و آرام کا
ساٹنا رہتا ہے ہر دم بخش و المام کا
عشق ہے مجھ کو زبیں حظ زمر و فام کا

سبز ہے کیسے دیوان آؤ دل ناکام کا
حال رہا دوست کو بے قابلِ رفاقت کا
آج کل ہر ہمتاقتِ عاشق ناکام ہے
دل مرا قیدی ہے وہ کیسے کیلن کام

اے حلقہ کیسے کوئی قید خانہ شام کا
ہوں مرہونِ ناتوان و زار اور حبیہ جگر
دل مرا قیدی ہے وہ کیسے کیلن کام
اے حلقہ کیسے کوئی قید خانہ شام کا

ہوں مرہونِ ناتوان و زار اور حبیہ جگر
اے طبیعو جلد بوجھ خدا میری خبر
بسترِ مخمور پر رہتا ہوں میں آہوں پر
روکے یا دھیم میں پیدا ہوا دورانِ سر

موتو گیا ادا اترا ہے دامنِ بدام کا
آج ہر اس غیرتِ کاشن کی لکھتے ہیں صفت
سرسبز اس کے زنجِ جوشن کی لکھتے ہیں صفت
اکھٹم کھٹم شکارِ لکھن کی لکھتے ہیں صفت

ایسے حسنِ برگمان ہے چہرہ صر عام کا
موتو گیا ادا اترا ہے دامنِ بدام کا
آج ہر اس غیرتِ کاشن کی لکھتے ہیں صفت
اکھٹم کھٹم شکارِ لکھن کی لکھتے ہیں صفت

ہے نخلِ رگسِ سخن میں دیدہ مخمور ہے
اے چہرہ اپنے کین بہتہ عذار حور ہے
ہے نخلِ رگسِ سخن میں دیدہ مخمور ہے
اے چہرہ اپنے کین بہتہ عذار حور ہے

طبعِ سان روشن ہو اسے استرا حجام کا
کیسے پر خم کا چمکے عجب سووار کا
طبعِ سان روشن ہو اسے استرا حجام کا
کیسے پر خم کا چمکے عجب سووار کا

کیسے پر خم کا چمکے عجب سووار کا
دل کے ہلاکے کو کا ہے جابجا کشن کیا
طبعِ سان روشن ہو اسے استرا حجام کا
کیسے پر خم کا چمکے عجب سووار کا

دل کے ہلاکے کو کا ہے جابجا کشن کیا
وہان جب آسکی زلفِ محسوس عام کا
فصلِ حق ہے ہن کل مہمونِ شگفتہ سر بہ
ابر و شکر سے گلستانِ سخن بہن سبز بہ

فصلِ حق ہے ہن کل مہمونِ شگفتہ سر بہ
فکرِ عالی کا ہے میری چرخِ ہفتہ برگز
اس سے اڑ کر جائے اب حاضرِ سخن کدیر
میرے سدا رہا قید ہے فکرِ رسالے دام کا

فکرِ عالی کو کیا ہے حقِ تضرعِ راہِ بر ٹوٹا
چہرہ پشیم حضرتِ استادِ فرغندہ سیر
دستِ مصنون کا چہرہ ملتا ہے سخن سیر
شاہِ معنی ملک ہوتا ہے مہس اس کے لیر

فکرِ عالی کو کیا ہے حقِ تضرعِ راہِ بر ٹوٹا
چہرہ پشیم حضرتِ استادِ فرغندہ سیر
دستِ مصنون کا چہرہ ملتا ہے سخن سیر
شاہِ معنی ملک ہوتا ہے مہس اس کے لیر

قطعات تاریخ از مصنف

قطعه تاریخ تولد زید العبد ذالکبر شرافت علی صاحب کن ملکہ

دل اپنا ہوا بسکہ بٹیاں حسن	ہوا جب کہ پیدا شرافت کا بٹیا
کسی بیٹے فی الغور تاریخ بحر می	۱۲۸۶ شرافت کا دھکا ہوا آج پیدا

قطعه تاریخ تولد خواجہ حسن علی عرف خواجہ حسام علی لیر سلطان مصنف

کو دیک نیلک ہو ہوا پیدا	کرے ملک ان کے سدا فیروز
صوری و معنوی میں ہے تاریخ	۱۲۸۶ ماہ کا ملک کے بت پیغم روز

قطعه تاریخ تولد شہرہ خور مصنف

ہوئی ہے خلق جو ہمیشہ حسن	کرے خالق اسے عالم میں ممتاز
ہئے تاریخ ہی دل کو خوش	۱۲۸۳ ہوئی خواہر تولد آئی اوار

قطعه تاریخ طبع دیوان مولوی عبد الرزاق صاحب سیم شاکر و جناب مولوی اسرار صاحب

جیسی لطم سیم نکست پیر و رنوٹو	ہوا دل شاہد اہر ال عین کا ٹو
۱۲۸۶ شہر و شہر ایک حرف منقوٹا	پہنچا جب گیا ہے خوب بولا

قطعه تاریخ تذکرہ پیغمبر ارم مولفہ جناب حافظ محمد علی جیف صاحب کف رام پور سے

مضمون کے گل اس میں لاکھوں ہیں بہتر	کیونکہ یہ زمین اسکو ہے یہ زمین سحر
تاریخ کا اسے حسن جو وقت خیال ۲ ما	۱۳۰۱ خامے نے مرے گلزار پانچ شہر

قطعه تاریخ وفات خواجہ ادا علی برادر سلطان مصنف

برے بہانی مرے جو سبھی دی شہر	سوئے قلب رخصت ہوئے وائے جیف
سن گئے بین ان کا سال وفات	۱۲۷۵ لکھو تم قصا کر گئے ہا سے جیف نوٹو

قطعه تاریخ وفات طہوری خاں مان والدہ ماجدہ عاتقہ العزیزہ مصنفہ

طہوری نے جہد کیا انتقال	مرے دل کو محسن ہوا غم بڑا
۱۲۹۰ پچیس سال رحل محسن شہناز	طہوری ہوئے جیف سے گلہ دیا

فضائی طور ہی نے جو مستم	مرے دل کو محب صدمہ ہوا
۱۲۹۰ کسی سے عیسیٰ سن میں یہ تاریخ	طہوری یقینی اب مر گیا ہے

قطعه تاریخ وفات بی بی آمنہ روجہ فریاد علی داکٹر خادمہ درگاہ جو شاہ صاحب

کین باغ جہان کو آج افسوس	۱۲۹۰ ہوا ان سے صاحب عظمت امینہ
ہوئی محکوت ملاش بال مردن	ہوئیں جبہ مورد رحمت امینہ

کما جنت سے یوں رضوان محشر	ہوئی بن داخل جنت امینہ
---------------------------	------------------------

قطعه تاریخ وفات جناب مولوی کریم علی صاحب واعظ جو پوری نوٹو

کریم علی نام واعظ جو گئے	۱۲۹۰ گئے سوئے جنت ولا جیف جیف
کسی بیٹے تاریخ مردن کی آج -	مرے مرشد رہنا جیف جیف

قطعه تاریخ وفات جناب مولوی احمدا علی صاحب کھدر کھدر عالیہ گلہ مدرس بود

آغا احمد علی مبارک خاں	۱۲۹۰	زب باغ خندان ہوئے ہیں گنج
یہ سال وفات دل ہے کسا	دہ	آغا احمد علی موسیٰ ہیں گنج
درس تھے پڑھا ائمہ سلف	۱۲۹۰	گئے غائب غلوہ داسے واسے
سین برگ فیلے من مومن گلو	۹۰	درس کی آئی قضا داسے واسے
قطع تاریخ وفات جناب پیر صاحب کلاں مکتف		
سولی جب ہی خواہر رنگ جو	۱۲۷۵	نوجوانی ہرے دل پر ہم کی گستا
پے سال ترحیل بت یکہ یکہ	ف	دریغ سولی آج آئی نرا
قطع تاریخ وفات دختر نیک اختر جناب مولوی سید محمد محمد عبداللہ		
دخت اوستاد حسن ناشاد	۹۰ ۱۲۹۵	باغی اب غلامین ہوئیں یکہ کیف
سال مردن کھاہرے دل سے		خواہر بار سمولی ہیں حیف
قطع تاریخ وفات منشی رفیق الدین احمد صاحب مولیٰ سیدنا اب مکتف		
ولا کلشن دیر کو جو ر کر	۱۲۹۵	سوئے غلام اب ہرے میں رقیب
کھاہرے شغول میں سال تب	۹۰	کہ خست میں داخل ہوئے میں رقیب
قطعات تاریخ طبع و تریب دیوان از شاعر ذی وقار		
رفزہ قلم سحر زلم کل الکلام الفصحا خدم الامام مرشدنا مولیٰ صاحبنا مولیٰ ابو عبد اللہ محمد ظفر علی مبارک ظفر علی سنہ زاد سنہ ۱۰۰		
جمع جو حسن نے کیے اپنے شعر	۱۲۹۷	شاد ہوئے خاطر اہل سیر
محبوب تاریخ کساف کرنے		آج مدون ہوئے اب شاعر تر
چکیدہ کلک گھر سداک الفصحا علی الملحا جناب مولیٰ سید محمد محمد عبداللہ صاحبنا مولیٰ سیدنا اب مکتف		
چہا مطلع میں جب دیوان حسن	۹۰ ۱۳۰۱	اویسی عمو سولی بے انتہا عجب
کھاہرے تارخ دل لکھے		چہا لکھ کا دیوان ہے اب
از نیچہ کلک ملند مشور نزدیک و دور جناب خواجہ دلا علی صاحب لکھن سرور شاگرد جناب آسن محمد		
فضل خدا سے جاکہ ہو دیوان کا اقتدار	۹۰ ۱۳۰۱	حسن کو اپنے چہنے سے کو کو کو کو عید
جہد سرور فکر میں تاریخ کے کیا		آئی ندایہ عیب سے شیرین سخن جدید
از شاعر مکتف دان شیوہ زمان جناب منشی عبدالرحیم صاحب لکھن کو شاگرد جناب حکیم سید محمد علی صاحبنا		
لفظ حسن جیسی حسن و جھ	۹۰ ۱۳۰۱	مع خوان خلق جسکی کیمیر ہے
فکر تاریخ تم کو کیا ہے ابد		لکھو دیوان خوب بہتر ہے
طبع ادعائی جناب حافظ عبد اللہ صاحبنا مولیٰ سیدنا اب مکتف		
چہا کیا خوب دیوان سے خواجہ حسن کا	۹۰ ۱۳۰۱	جو نگین طبع میں گئے ہیں لیسان سخن آید
پے تاریخ ای حجاب فکر کی پہنچ		ہمارے کلک لکھ کا کستان سخن ہے یہ
از شاعر فرید و حید جناب حافظ عبد اللہ صاحبنا مولیٰ سیدنا اب مکتف		
چہا حیدر کی کیا لکھیں نثر لکھ	۹۰ ۱۳۰۱	ہے دیوان غیرت گلزار ہے
نصرت سال طبع دل ہے کسا		چہا گیا آج دفتر اشعار ہے

از مخمور کتب پروردگار و اباجہ جناب حافظ عبد العزیز صاحب غنیمت شاگرد جناب مولوی السخ صاحب

میرے منتق خواجہ والا بشار	۱۳۰۱	نقل حق سے اون کا دیوان چھپ گیا
اسے غنیمت نے بہر سال طبع	۱۳۰۱	چھپ چکا ہے خوب دفتر لکھ لکھ لکھ لکھ
از شاہ خورشید غنی و خوش گو جناب منشی عبد الصمد صاحب تخلص منیر شاگرد جناب مولوی السخ صاحب برادر مصنف		
برادر میں جو میرے خواجہ محسن سٹے	۱۳۰۱	چھپ چکا ہے منتخب دیوان اون کا
جو سال طبع کے خوانان ہو خند و	۱۳۰۱	کو تم نسخہ اشعار چھپا پا
تا زک خال شیرین مقال جناب خواجہ محمد امین صاحب تخلص گلشات شاگرد جناب مولوی السخ صاحب		
شمال اوسکے سنین عالم میں پیدا	۱۲۹۱	یہ دیوان ہے نہایت پر فصاحت
سین نگار میں اسے نگاہات فوراً	۱۲۹۱	لکھو تاریخ تم کشف ستانت
از مخمور شیرین زبان حافظ قرآن جناب حافظ نعمت اللہ صاحب کلمت شاگرد جناب مولوی السخ صاحب		
میر دیوان است این دیوان محسن	۱۳۰۱	بود ہر لفظ تقریر مستودہ
ز فکر خویش کلمت بیچس	۱۳۰۱	گوشش جہ تختہ پر مستودہ

از مصنف

مخمسہ کیونکر کرن نہ سب شاعر	۱۲۹۱	طبع دیوان ہوا ہے محسن کا
مخمر یہ میں نے جب لکھی تاریخ	۱۲۹۱	آیت خند آمدہ نکلا

عطا شد دیوان محسن

نمبر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	

استخار
اس دیوان کی قیمت امر غفر سے
در حصول اولیٰ من خواجہ محسن صاحب
عبد العزیز صاحب غنیمت شاگرد جناب مولوی السخ صاحب
برادر مصنف
نفاذ مدرسہ عالیہ دکان منیر سے علیہ
قرارداد مبارقہ سے لین اور جو کتاب
میں کی جنسوانی کا خواجہ محسن صاحب نے
سکا حضرت بیت کلمات سے چھپو